سجدہ گاہ پر سجدہ

سامی: علی، (تم) آپ شیعہ لوگ سجدہ گاہ پر سجدہ کر کے جو ایک جمی ہوئی مٹی ہے شرک کرتے ہیں اور اس کو خدا کی جگہ پوجتے ہیں

علی: اگر اجازت ہو تو ایک سوال کروں؟

سامی: پوچھیئے!

علی: کیا خدا کے (جسم) پر سجدہ واجب ہے؟

سامی: یہ بات کفر (محض) ہے۔ کیوں کہ خداوند جسم نہیں رکھتا نہ آنکھ کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے، نہ ہی اسے ہاتھ کے لمس سے چھوا جاسکتا ہے، اور اگر کوئی معتقد ہو کہ خدا جسم رکھتا ہے بی تردید کافر ہے، اور سجدہ خدا کے لئے ہونا چاہیئے، خدا پر سجدہ کفر ہے کیونکہ سجدہ کا ہدف اور مقصد اللہ کے سامنے بندگی کا اقرار ہے۔

علی: آپ کا یہ بیان ثابت کرنا ہے کہ ہمارے سجدہ گاہ پر سجدہ شرک نہیں ہے کیونکہ ہم سجدہ گاہ پر سجدہ کرتے ہیں، اس سجدہ گاہ کو سجدہ نہیں کرتے۔

اور اگر (یہ فرض محال) ہو سجدہ گاہ کو خدا مانتے (العیاذ باللہ) تو ہم کو اس کے لئے سجدہ کرنا پڑتا نہ کہ اس کے اوپر کیونکہ سجدہ کرنے والا اپنے خدا پر سجدہ نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے سجدہ کرتا ہے۔

سامی: پہلی مرتبہ ایک صحیح تحلیل اس مسئلہ کے لئے سن رہا ہوں کہ اگر آپ لوگ سجدہ گاہ کو خدا مانتے تو اس پر سجدہ نہیں کرتے، اس پر سجدہ کرنا ہی دلیل ہے کہ اس کی عبادت نہیں کرتے۔

پھر علی سے کہا: اگر اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں؟

علی: بسم اللہ

سامی: پھر یہ اصرار کیوں کہ صرف سجدہ گاہ پر سجدہ کرتے ہیں اور دیگر اشیاء پر سجدہ نہیں کرتے؟

علی: تمام اسلامی فرقوں کا اس مطلب پر اجماع ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "**جعلت لی الارض مسجدا وطهورا**" زمیں میرے لئے مسجد (سجدہ کرنے کی جگہ) اور پاک کرنے والی قرار دی گئی ہے۔(۱)

سامی: زمیں پر جو خاک سے ڈھکی ہوئی تھی،

علی: اس بنا پر، رسولؐ نے اپنی تمام نمازیں زمیں پر پڑھیں اور خاک پر سجدہ کیا اور اس زمانہ اور اس کے بعد کے مسلمانوں نے خاک پر سجدہ کیا، اس وجہ سے خاک پر سجدہ پر سجدہ قطعی طریقہ سے صحیح ہے اور ہم رسولؐ کی پیروی میں خاک پر سجدہ کرتے ہیں اور بے تردید ہماری نمازیں صحیح ہیں۔

سامی: آپ شیعہ حضرات صرف اس سجدہ گاہ پر جواب اپنے ساتھ رکھتے ہیں کیوں سجدہ کرتے اور دیگر اشیاء پر سجدہ نہیں کرتے؟

علی: اس سوال کے دو جواب ہیں:

(۱) مذہب شیعہ تمام اجزای زمیں (خاک یا پتھر) پر سجدہ کو صحیح مانتا ہے۔

(۲) محل سجدہ کا پاک ہونا نماز صحیح ہونے کی شرط ہے اور خاک نجس پر سجدہ صحیح نہیں ہے، لہذا ہم مٹی کا ایک تکڑا ساتھا میں رکھتے ہیں تا کہ یہ اطمینان رہے کہ نماز کے وقت ہم پاک مٹی پر سجدہ کریں۔ البتہ اس جگہ یا خاد پر سجدہ جائز ہے کہ جس کے مورد میں شک ہو کہ پاک ہے یہ نہیں۔

---

(۱) صحیح بخاری، ج ۱ص ۱۲۸، حدیث ۳۲۸، کتاب تیمّم صحیح مسلم: ج ۲ص ۹ حدیث ۵ کتاب مساجد وموانع الصلاۃ، سنن ترمذی، ج ۲، ص ۱۳۱، باب ۳۶ حدیث ۳۱۷..شیخ صدوق من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۱۵۵ اباب ۳۸ حدیث ۱
شیخ حر عاملی: وسائل الشیعہ ج ۲، ۹۶۹: ۹۷، باب ۷، حدیث ۲

سامی: اگر آپ کا مقصد خالص اور پاک مٹی پر سجدہ کرنا ہے تو آپ کچھ مقدار مٹی (خاک) کی اپنے ساتھ کیوں نہیں رکھتے ؟

علی: خاک یا مٹی کا ساتھ میں رکھنا ایک مشکل امر ہے کہ اس سے لباس بھی گندہ ہو جائے گا اس لیئے ہم کچھ خاک (مٹی) کو پانی میں ملا کر سخت کر دیتے ہیں اور پھر اس کو ساتھ رکھتے ہیں کہ جس سے لباس بھی خراب نہیں ہوتا۔

دوسری طرف سوکھی ہوئی مٹی پر سجدہ کرنے سے زیادہ خضوع حاصل ہوتا ہے، کیونکہ سجدہ خضوع کا بلند ترین مرتبہ ہے اور فقط خدا کے لئے مخصوص ہے اس بنا پر اگر سجدہ کا مقصد خدا کے حضور میں بندگی اور انکساری ہے تو جس چیز پر سجدہ کیا جائے اگر کم ارض ہو تو بہتر اور سایستہ تر ہے۔

اور اسی وجہ سے مستحب ہے کہ سجدہ کی جگہ ہاتھ اور پیر رکھنے کی جگہ سے نیچے ہوتا کہ خدا کے حضور میں یہ سجدہ زیادہ خضوع کی نشاندہی کرے۔اسی طرح مستحب ہے کہ سجدہ کی حالت میں اپنے ناک بھی زمین پر لگائے کہ یہ بھی بندگی کا ایک طریقہ اور خضوع میں اضافہ کرتا ہے۔ لہذا مٹی پر سجدہ بہتر ہے دوسری چیزوں سے جن پر سجدہ صحیح ہے کیونکہ اس حالت میں جسم کا سب سے قیمتی عضو یعنی پیشانی کو خاک پر رکھا جاتا ہے جو کہ خود کو اللہ کے سامنے ناچیز دیکھا ہے اور اگر سجدہ کرتے وقت پیشانی کو کسی قیمتی فرش یا قیمتی کپڑے یا سونے چاندی عقیق وغیرہ پر رکھے گا تو یہ بعید نہیں کہ اس خضوع کم ہو جائے اور وہ اپنے آپ کو خدا کی عظمت اور جلالت کے سامنے چھوٹا اور ناچیز نہ سمجھے جو کچھ میں نے بیان کیا اس کی روشنی میں کیا ایسی چیز پر سجدہ کرنا شرک اور کفر جو خضوع کو بڑھائے۔اور ان چیزوں پر سجدہ کرنا جو خضوع کو ختم کر دیتی ہیں ''وسیلہ تقرب'' ہے؟ یہ بات ناحق اور نادرست ہے۔

سامی: آپ کی سجدہ گاہوں پر عبادتیں لکھیں ہوتی ہیں یہ عبادتیں کیا ہوتی ہیں؟

علی: تمام سجدہ گاہوں پر عبادت نہیں ہوتی ایسی بھی سجدہ گاہیں موجود ہیں جن پر کوئی عبادت

نہیں ہوتی البتہ کچھ مسجدوں پر عبادت کندہ ہوتی ہے جو یہ بتاتی ہے کہ یہ سجدہ گاہ خاک کربلا (۱) سے بنائی گئی ہے کیا آپ کے حساب سے یہ مشرک ہے؟ یا یہ کہ لکھنے کی وجہ سے اس پر سجدہ صحیح نہیں ہے؟ نہیں ایسا بلکل نہیں ہے (یہ بات درست نہیں ہے)!!۔

سامی: وہ سجدہ گاہیں جو خاک کربلا سے بنائی جاتی ہیں کیا خصوصیت رکھتی ہیں کہ اکثر شیعہ حضرات اس پر سجدہ کرتے ہیں۔

علی: اس کے بارے میں ایک حدیث آئی ہے جو کہ کہتی ہے، ''**السجود علی تربة الحسین ؑ یحزق الحجب السبع**'' (۲)، تربت حسینؑ پر سجدہ سات حجابوں (آسمانوں) کو چاک کر دیتا ہے)۔

....

۱۔ایک روایت میں رسول اسلام (ص) نے فرمایا: میرا بیٹا حسینؑ کربلا نام کی جگہ پر دفن کیا جائے گا زمین کا وہ حصہ ''قبّۃ الاسلام'' یعنی اسلام کی ڈھال ہے اور خدا نے نوح کے ساتھی مومنوں کو ہیں توفان سے نجات دی تھی۔

اسی طرح امام باقرؑ نے ارشاد فرمایا: غاضریہ (کربلا کا ایک اور نام) وہ جگہ ہے جہاں موسیٰ بن عمران نے خدا سے کلام کیا اور نوح نے خدا سے مناجات کی اور یہ سرزمین خدا کے نزدیک سب سے قیمتی ہے۔

اور اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا ''اولیا'' اور اپنے پیغمبر کی اولاد کی قبریں یہاں قرار نہ دیتا (دو سو پیغمبر اور دو سو وصی (جانشین پیغمبر) کربلا سے اپنے معبود سے ملاقات کے لئے گئے (انتقال کیا)

پس غاضریہ میں ہماری قبروں کی زیارت کرو، خدا نے کعبہ کو امن وامان کی جگہ قرار دینے سے ۲۴ ہزار سال پہلے امن ومبارک حرم قرار دیا، کربلا کی زمین اور فرات کا پانی وہ پہلی زمین اور پانی ہیں جنھیں خدا نے مقدس اور مبارک بنایا (کامل الزیارات ابن قولویہ ص ۴۴۴، ب ۸۸ فضیلت کربلا)

علاء ابن ابی عائشہ کہتے ہیں: راس الجالوت نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے: جب بھی کربلا پہونچتا تھا اپنی سواری کو تیز کر دیتا تھا اور تیزی سے وہاں سے نکل جاتا تھا، میں نے اس کی وجہ پوچھی؟

جواب دیا: ہم اپنی باتوں میں کہا کرتے تھے کہ ایک پیامبر زادہ اس سرزمین پر مارا جائے گا اور میں اس ڈر سے کہ وہی مقتول ہوں اس جگہ سے تیزی سے گذر جاتا تھا۔ جس وقت امام حسینؑ شہید ہوئے ہم نے کہا کہ: یہ وہی واقعہ ہے جس کی باتیں ہوتی تھیں. میرے باپ نے کہا: اس واقعہ کے بعد میں کربلا سے جب بھی گذرتا بہت آہستہ حرکت کرتا (چلتا) (تاریخ طبری ج ۵ ص ۳۹۳ حوادث سال ۶۰ ہجری۔ الکامل فی التاریخ ج ۴ ص ۹۰ حوادث سال ۶۱ ہجری)

۲۔مصباح المتہجد ص ۳۴۷ میں آیا ہے: معاویہ ابن عمار نے روایت کی ہے کہ امام صادقؑ کے پاس زرد رنگ کا ایک کپڑا تھا کہ جس میں کچھ مقدار میں امام حسینؑ کی تربت موجود تھی جب نماز کا وقت ہوتا تو وہ تربت کو اپنے سجادہ پر رکھتے اور اس پر سجدہ کرتے اور کہتے: ''**السجود علی تربة الحسین ؑ یفرق الحجب السبع**''۔

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ایسی سجدہ پر سجدہ (جو خاک کربلا سے بنی ہو) قبولی نماز کا باعث بنتی ہے اور اس کے درجہ کو خدا بلند کرتا ہے۔ البتہ اس کی وجہ خاک کربلا کی دوسری خاک پر برتری ہے۔

سامی: کیا خاک کربلا کی سجدہ گاہوں پر سجدہ کرنے سے باطل نماز بھی مقبول خداوند ہو جاتی ہے؟

علی: شیعہ نظریہ یہ ہے کہ وہ نمازیں جو شرایط صحت نماز نہ رکھتی ہوں اور صحیح طریقے سے نہ ادا کی گئی ہوں وہ تمام باطل ہیں اور قابل قبول نہیں ہیں لیکن وہ نمازیں جو صحیح طریقہ سے بجالائی گئی ہوں مقبول خداوند ہوتی اور کبھی کبھی مقبول نہیں ہوتی ہیں اور کوئی اجر نہیں پاتی، لیکن اگر صحیح نماز تربت امام حسینؑ پر پڑھی جائے تو وہ قبول و مقبول ہے اور اجر بھی زیادہ رکھتی ہے اس بنا پر نماز کا قبول ہونا ایک الگ مسئلہ ہے اور اس کا صحیح یا باطل ہونا ایک دوسری بحث ہے۔

سامی: کیا سرزمین کربلا دوسری زمینوں حتی مکہ مکرمہ اور مدینہ سے بھی باشرف اور برتر ہے کہ اس کی خاک پر سجدہ برتر اور فضیلت تر ہے؟

علی: آپ کی نظر میں یہ کیا معنی رکھتا ہے؟

سامی: کیا سرزمین مکہ جو (آدمؑ) کے زمانے سے (حرم) ہے اور زمین مدینہ کہ جو جسم مبارک رسول اللہؐ کو اپنے اندر رکھتی ہے منزلت اور مرتبہ کے لحاظ سے کربلا سے کمتر ہے؟ اور کیا حسین بن علیؑ اپنے جد رسول خداؐ سے برتر ہیں؟ یہ بات عجیب وغریب ہے!

علی: نہیں، ایسا نہیں ہے، حسین بن علیؑ کی عظمت و بلندی رسول خداؐ کی شرافت و عظمت کی ایک جھلک ہے۔ امام حسینؑ کو جو عظمت اور بندی حاصل ہوئی ہے وہ اس لئے کہ انھوں نے اپنے جد کے دین کے راستے پر چل کر شہادت پائی، ہاں منزلت امام حسینؑ منزلت رسول خداؐ کا ایک حصہ ہے لیکن چونکہ آپ (امام حسینؑ) نے اپنے خاندان اور اصحاب کے ساتھ اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے اور باطل کو شکست کامل دینے کے لئے جان قربان کردی، اس لئے امامؑ اللہ نے عنایت اور محبت سے نوازا اور تین چیزیں آپ کو عطا کیں۔

(۱) آپ کے قبہ (حرم) کے نیچے کی جانے والی دعا، مستجاب ہوگی۔

(۲) امام آپ کی نسل میں قرار دیئے

(۳) تمام دردوں کی شفا آپؑ کی تربت میں قرار دی۔(۱)

خدانے اس لئے امام حسینؑ کو عظمت و منزلت عطا کی کہ آپ راہ خدا اور دین مقدس اسلام کی دفاع میں بدترین اور مظلوم ترین طریقہ سے شہید ہوئے، آپ کی عورتوں اور بچوں کو اسیر کیا گیا، آپ کے ساتھیوں کو میدان جنگ میں شہید کیا گیا، اور آپ فقط اسلام اور خدا کے لئے یہ سب تحمل کرتے گئے، کیا اس فداکاری کے بعد آپ دی گئی فضیلت کے معنی سمجھ میں آتے ہیں؟

کیا امام حسینؑ کی تربت یا سجدہ گاہوں کو مدینہ اور دیگر خاکوں سے برتر ماننا ہے؟ میرے بھائی قضیہ بالکل برعکس ہے، امام حسینؑ کی تربت کا احترام امام حسینؑ کا احترام ہے اور امام حسینؑ کا احترام رسول اللہؐ اور خدا کا احترام اور بزرگ ماننا ہے۔

سامی: آپ کا یہ بیان بلکل درست اور صحیح ہے آپ سے پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ آپ لوگ امام حسینؑ کو رسول اللہؐ سے افضل اور برتر مانتے ہیں، آج حقیقت روشن ہوگئی، آپ کے اس بیان کا شکر گزار ہوں اور اتنی مفید معلومات سے نوازنے کا بھی شکریہ عدا کرتا ہوں۔ آج سے ہمیشہ خاک کربلا اپنے ساتھ رکھوں گا اور اسی پر سجدہ کروں گا اور فرش اور دیگر چیزوں پر سجدہ کو ترک کردوں گا۔

علی: میری کوشش تھی کہ آپ کو ان الزمات اور تہمت سے آگاہ کردوں جو دشمنوں نے ہم پر لگائے ہیں دشمن جو اپنے کو مسلمان کہتا ہے لیکن در حقیقت تمام مسلمانوں کا دشمت ہے، آپ سے میری فقط ایک گزارش ہے کہ آج کے بعد جو بھی شیعہ کے بارے میں سنیں اسے حقیقت نہ مانیں اور تلاش کر کے حقیقت تک پہونچے۔

---

(۱) کامل الزیارات، ص ۲۷۴

ضریح اور بارگاہ بنانا

فواد: جعفر، اگر اجازت ہو تو آپ سے ایک اختلافی موضوع پر کچھ پوچھوں؟

جعفر: پوچھیئے، میں پسند کرتا ہوں کہ انسان تحقیق کے ساتھ مطالب کو سمجھے نہ یہ کہ ان کے بند کر گئے ہر آواز پر دوڑ پڑے۔

فواد: اگر ہم اہل سنت کی بات حقیقت پر ہو، تو آپ اسے مان لیں گے؟

جعفر: میں ان لوگوں میں ہوں کہ فقط حقیقت جاننے کے بعد تمام تن کے ساتھ اس کو مانتا ہوں اور چونکہ میں نے اس مذہب کو حقیقت پر پایا اس لئے اس کو قبول کیا آپ جانتے ہیں کہ میرے تمام رشتہ دار سب سنی مذہب پر ہیں اگر تمہاری بات مجھے حقیقت لگی تو بے شک میں پہلا فرد ہوں گا جو اس طرف قدم بڑھائے۔

فؤاد: آپ شیعہ (ا) لوگ اپنے پیغمبروں، اماموں، صالحین اور علماء کی قبروں پر گنبد اور بارگاہ بناتے ہیں، ان قبروں کے نزدیک نماز ادا کرتے ہیں، آپ کا یہ کام قطعی طور پر شرک ہے اور مشرکوں کے طرح آپ لوگ بھی اپنے اولیاء کی قبروں کی پرستش کرتے ہیں۔

....

ا۔ اہل سنت کے علماء نے شیعہ کی تعریف (معانی) یوں بیان کی ہیں: ''شیعہ وہ گروہ ہے جو فقط علی (کرم اللہ وجہہ) کی پیروی کرتے ہیں اور ان کی محبت کو اپنے دل میں رکھتے ہیں، ان کی امامت اور خلافت کو ''نص'' اور ''وصیت'' مانتے ہیں، وہ معتقد ہیں کہ امامت ان کی اولاد پر منحصر ہے اور اگر ان کے ہاتھ سے نکل جائے تو بے شک ظلم وستم کی وجہ سے ایسا ہوا ہے جو دوسروں نے آپ حضرات پر کیا ہے یا اس امام کی تقیہ کی وجہ سے ہے'' (الملل والنحل، شہرستانی ج ا ص ۱۴۶۔۱۴۷، فصل ٦)

جعفر: انسان کو تعصب سے دوری اختیار کرنی چاہیئے اور واقیت کو جان کر بات کرنی چاہیئے حقیقت وہ ہے جو کتاب خدا، سنت پیغمبرؐ اور صلح لوگوں کی سیرت کو مدنظر قرار دیا جائے۔

فؤاد: صحیح ہے، میں بھی یہی عقیدہ رکھتا ہوں، اور پسند کرتا ہوں کہ علم وفہم کہ ذریعہ حقیقت کو جانوں نہ کہ اندھی تقلید کے ذریعہ!

....

۔۔۔۔(اشیاع) شیعہ کی جمع ہے ''شیعہ'' کسی ایک فرد یا گروہ کے دوستوں اور مددگاروں کو کہا جاتا ہے لیکن صدر اسلام میں یہ کلمہ علی اور ان کے گھر والوں کے دوستوں کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ شیعہ عامہ کے مقابلہ میں بھی ہیں اس لئے ''خاصہ'' کہلاتے ہیں۔

خاصہ نزدیک کے رشتہ داروں کے معنی میں ہے جو ''تغلیب'' کی وجہ سے علیؑ کے چاہنے والوں کو کہا گیا ہے۔ شیعہ ایک پرانا نام ہے۔

مرحوم کاشف الغطاء کہتے ہیں: تشیع اسلام کے ساتھ پنپا ہے اور اس مدعا پر شاہد وہ روایات ہیں جو اہل سنت کے علماء نے نقل کی ہیں اور ان کے موثق ہونے میں کوئی شک نہیں اور کسی طرح کا کوئی جھوٹ اس میں داخل نہیں ہوسکتا ان میں سے ایک وہ تفسیر ہے جو ''سیوطی'' نے آیہ ''اولئک ھم خیر البریۃ وہی لوگ بہترین خلق ہیں'' کے ذیل میں لکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں: ابن عسا کرنے جابر ابن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا: ہم پیغمبرؐ کی خدمت میں تھے علیؑ تشریف لائے پیامبرؐ نے فرمایا: اس کی قسم کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ شخص اور اس کے شیعہ روز قیامت سچے ہیں، رسول اسلام ﷺ کے اس قول کے بعد یہ آیت نازل ہوئی (الدر المنثور فی تفسیر کتاب اللہ الماثور)

ابن ہشام لکھتے ہیں: امت عرب سقیفہ کے دن شیعہ اور سنی کے دو گروہ میں بٹ گئی۔

محمد ابوزہرہ اس مسئلہ میں کہتے ہیں: شیعہ اسلام کا سب قدیم سیاسی اسلامی مذہب ہے جو عثمان کی حکومت کے آخری حصہ میں ظاہر ہوا اور خلافت علیؑ کے زمانہ میں رشد حاصل کیا، کیوں کہ علی لوگوں سے جتنے نزدیک ہوتے لوگوں کے دلوں میں ان کی دینداری، علم ودانش اور ہیبت اور زیادہ ہوجاتی (تاریخ المذاہب الاسلامیہ)

ابن ابی الحدید معتزلی نے بھی شرح نہج البلاغہ نے لکھا ہے: ایک شعی معاویہ کے زمانے میں اپنے آپ کو کتابی (یہودی ومسیحی) کہلانے پر راضی تھا لیکن شیعہ نہ کہا، تشیع کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ لوگ فضائل اہل بیت ؑ، ان کے علم ودانش کی پیروی، بدعت گذاروں سے دوری اور بہترین اخلاق سے آراستہ پاک طینت رکھنے والوں کی پیروی کرتے ہیں۔ (شیخ محمد خلیل الدین: تاریخ الفرق الاسلامیہ ص ۱۰۸۔۱۰۹)

لفظ سنّت روش، طریقت کے معنی میں ہے لیکن فرقہ شناسوں کے درمیان ایک دوسرا معنی رکھتا ہے۔

فقہ اور حدیث کے اعتبار سے ''فعل، قول اور استقرار (خاموشی) پیامبر پر اطلاق ہوتا ہے۔

سنت شیعہ کے مقابلہ میں قرار دی گئی: اہ؛ سنت وجماعت خاصہ کے مقابلہ میں ہے۔

ابن تیمیہ کے نزدیک سنت یعنی عثمانی اور علیؑ سے محبت اور ابوبکر وعمر کو ان دونوں پر مقدم کرنا۔

فرق ومذاہب کی تعداد زیادہ ہونے سے بعض کا خیال یہ ہے ''سنی'' ان کو کہا جاتا ہے جو شیخین (ابوبکر وعمر) سے محبت کریں اور ان دو کی پیروی کریں

(تاریخ الفرق الاسلامیہ ص ۴۴۔۴۵)

جعفر: دو چیزوں کا بیان ضروری سمجھتا ہوں،

(۱) فقط ہم شیعہ نہیں یہی جو بزرگوں اور اولیاء کی قبروں پر تعمیرات کرتے ہیں، بلکہ تمام مسلمان اپنے پیغمبروں م اماموں، اور بزرگوں کے مرقد بناتے ہیں۔ مثال کے طور پر چبد کا ذکر کرتا ہوں ،پیغمبر اسلامؐ اور دو خلیفہ کی قبر جو عظیم گنبد اور تعمیرات پر مشتمل ہے۔

۔ چند پیغمبروں کی قبر جن میں سے حضرت ابراہیمؑ کی قبر شہر (الخلیل) اردن (jordon) میں موجود ہے جو ضریح ،گنبد، وغیرہ موجود ہے۔

۔قبر حضرت موسیٰؑ جو کہ اردن میں بیت المقدس اور عمان کے بیچ میں واقع ہے اور اس پر تعمیرات موجود ہیں۔

۔''ابوحنیفہ'' کی قبر جو کہ بغداد میں ہے ان جگہ میں سے ایک ہے جس پر گنبد موجود ہے۔

۔''ابو ہریرہ'' کی قبر جو کہ مصر میں ہے اس پر بھی زیارت گاہ بنی ہوئی ہے، اور بلڈنگ اور گنبد موجود ہے۔

۔''عبدالقادر جیلانی'' کی قبر جو بغداد میں ہے اور صحن، ضریح اور گنبد پر مشتمل ہے۔

مسلم و اسلامی مما لک میں جگہ جگہ پر پیغمبروں اور اولیاؤں کی قبریں موجود ہیں جن پر گبند وغیرہ جوجود ہیں۔ بہت سے چیز اور زمین ان کے نام پر وقف ہیں، اور ان وقفوں سے حاصل دولت ان مزاروں کی تعمیرات اور نگہداشت پر خرچ ہوتی ہے۔

شروع سے مسلمان اس کام کو پسند کرتے تھے اور انجام دیتے آئے ہیں اور لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے کہ اس کام کو کریں، ایک بار بھی لوگ اس کام کو کرنے سے نہیں روکا گیا، اس بنا پر فقط ہم شیعہ نہیں ہے جو بارگاہ بناتے ہیں بلکہ دوسرے مسلمان بھی ہمارے ساتھ ساتھ اپنے اماموں اور پیشوا کی قبروں پر تعمیرات کرتے ہیں اور ان کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

(۲) ہم شیعہ اور دیگر مسلمان جب حرم کے اندر یا اولیای خدا کے قبر کے نزدیک نماز پڑھتے ہیں تو دراصل وہ نماز خدا کے لئے ہوتی ہے نہ کہ اولیاء خدا کے لئے، کیونکہ ان جگہ پر ہم نماز کے لئے رو بہ قبلہ نماز پرھتے ہیں، اگر نماز اولیاء یا پیغمبر کے لئے ہوتی تو نماز کے حال میں ان کی قبر کا رخ کرنا چاہئے تھا۔

فؤاد: پھر آپ لوگ ان قبروں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز کیوں ادا کرتے ہیں اور ان قبروں کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں؟

جعفر: جس وقت ہم ان قبروں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو ہمارا قبلہ فقط وفقط کعبہ ہوتا ہے اور یہ قبریں طبیعی طور پر ہمارے سامنے پڑ جاتی ہیں اور ہمارا قصد ان کو قبلہ قرار دینا ہرگز نہیں ہوتا، ایسی حالت میں نماز گزار کی مثال اس طرح بیان کی جاسکتی ہے کہ وہ رو بہ قبلہ کھڑا ہوا اور اس کے سامنے ایک عمارت کھڑی ہو تو کیا اس نمازی کی نماز اس عمارت کے لئے مانی جائے گی؟

اس سے بھی آگے چل کر علماء اسلام کا کہنا ہے کہ: نماز کا رو بہ قبلہ پڑھنا صحیح ہے حتی اگر مشرکین کے معبد (مندر) میں پڑھی جائے چاہے اس کے سامنے ایک بت ہی کیوں نہ رکھا ہو، جو کہ خدا کی طرح پوجا جاتا ہے، کیونکہ نماز گزار کی توجہ خدا کی طرف ہے نہ کہ اس بت کی طرف۔ اس حال میں کیا نمازی کی نماز اس بت کے لئے مانی جائے گی!

فؤاد: اگر اس طرح ہے جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ قبروں پر تعمیرات کرنا شرک نہیں تو پھر علماء حجاز نے آپ کے اماموں کی قبروں پر بنی ضریح اور بارگاہوں کو ویران کر دیا۔

جعفر: تمام علماء حجاز نے اس کام کے لئے فتویٰ نہیں دیا بلکہ ان میں سے بعض نے فقط اس زمانہ میں اس کام کے لئے فتویٰ دیا۔ (مدینہ کے ایک بوڑھے نے مجھ سے نقل کیا) جس وقت ائمہ بقیع کے حرم اور بارگاہ کو ویران کرنے کا حکم دیا گیا حجاز کے چند علماء نے اس استدلال کے ساتھ کہ قبروں پر عمارت تعمیر کرنا شرک نہیں بلکہ شریعت اسلامی کی نظر میں ایک پسندیدہ اور مستحب کام ہے، کیونکہ خداوند

عالم فرماتا ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوب (۱) ا۔سورہ حج آیت ۳۲

ترجمہ: وہ جس نے اللہ کی نشانیوں کا احترام کیا دراصل وہ اپنے دلوں کی پاکیزگی کا ثبوت دیتے ہیں۔

قبروں پر تعمیرات کو شرک جاننے کے دعووں کو باطل قرار دیا اس عمل کا سبب یہ ہوا کہ ان علماء میں سے بعض کو اپنے مذہبوں سے ہاتھ دھونا پڑا اس بنا پر فقط چند علماء حجاز نے اس کام کے شرک ہونے پر فتویٰ دیا۔

فؤاد: میں خود اس فکر میں تھا کہ اگر ضریح اور گنبد کا بنانا شرک اور حرام ہے تو پھر مسلمان پیغمبر کے زمانہ سے آج تک اس مسئلہ کو کیوں نہ سمجھ سکے اور ان تعمیرات کو کیوں نہیں روکا؟ کیا تیرہ صدیوں میں وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ کام حرام ہے؟

جعفر: غور کرنے کی بات تو یہ ہے کہ خود پیغمبر اسلامؐ نے ضریح اور تعمیر کے کام کو منع نہیں فرمایا۔

(حجر اسماعیل) جو کہ حضرت اسماعیلؑ اور جناب ھاجرہ کی قبر کا مقام ہے اس دعوے کے لئے بہتریں ثبوت ہے حضرت ابراہیمؑ اور جناب موسیٰؑ کی قبریں بھی ان مقامات میں شامل ہیں جو پیغمبرؐ کے زمانہ سے آج تک حرم اور بارگاہ رکھتے ہیں لیکن پیغمبرؐ اور خلفاء نے اس چیز میں کوئی قباحت نہیں دیکھی اور نہ ہی لوگوں کو وہاں زیارت کرنے سے روکا چنانچہ اگر اس کام کو حرام اور شرک ماننے والوں کا دعویٰ صحیح ہے تو بیشک پیغمبر اسلامؐ ایک حکم سے ان تمام مقامات کو ویران کر سکتے تھے اور ان کی زیارت کو بھی منع کر سکتے تھے، لیکن چونکہ پیغمبرؐ نے ایسا نہیں کیا اس بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اماموں اور صالحین کی قبروں پر تعمیرات کرنا ان کی زیارت کرنا اور وہاں نماز پڑھنا جائز ہے

دوسری طرف جس وقت رسول خداؐ نے رحلت فرمائی تو آپ کو آپ ہی کے حجرہ مین دفن کیا گیا اور اس کا دروازہ بند کر دیا گیا، اور اس طرح آپ کی قبر ایک کمرے میں آ گئی جس کے چاروں طرف

دیوارتھی اور چھت بھی تھی اس بنء پراگر آپ کے صحابیوں میں سے کسی ایک نے بھی اس کام کے حرام یا ناجائز ہونے پر آنخضرتؐ سے کچھ سنا ہوتا تو بی شک وہ اعلان کرنا اور رسول کو وہاں دفن نہ ہونے دیتا یا اگر رسول وہاں دفن ہو گئے تھے تو اس حجرہ کو ویران کر دیتا تا کہ وہ زبر پر تعمیرات کے حکم میں نہ آسکے لیکن چونکہ نہ ہی صحابہ آپ کے نزدیک رشتہ داروں نے ایسا کام کیا اور نہ ہی اس کو حرام جانا، ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ قبر پر تعمیرات کرنا شرک اور حرام نہیں ہے۔

فؤاد: حقیقت سے آشنا کردنے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ قبروں پر تعمیرات شرک نہیں اور وہ تمام کام جو اس زمینہ میں (خراب و ویران کے سلسلہ میں) کئے گئے ہیں کوئی شرعی سند نہیں رکھتے ،آپ کا شکر گزار ہوں۔

جعفر: میں بھی آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے حقیقت کو جان کر اس کو تہہ دل سے مانا اور صحیح راستہ دیکھنے پر اس کی طرف قدم بڑھایا اور عقل و منطق کی روشنی میہں صحیح کام انجام دیا۔اور اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ حقیقت اور دین سے اور زیادہ آشنا ہوں لہٰذا اگر آپ کے پاس وقت ہے تو آپ سے کچھ اور گفتگو کی جاسکے۔

فؤاد: حق بات کا طلب گار ہوں اور تمام دل و جان سے تیار ہوں کہ آپ کی بات کو سنو جو بھی چاہیں بات کریں؟

جعفر: ہماری بحث و گفتگو میں ثابت ہوا کہ اولیاء خدا کی قبروں پر تعمیرات کرنا جائز ہے اور کوئی حرمت نہیں رکھتی؟

فؤاد: جی ہاں، اور اس مسئلہ میں، میں آپ کا ہم عقیدہ ہوں۔

جعفر: اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اولیاء خدا کی قبروں پر ضریح بنانا اور دوسری تعمیرات کرنا مستحب ہے اور جو بھی اس کام کو انجام دے گا وہ خدا سے اس کی جزاء خیر پائے گا۔

فؤاد: کس طرح؟

جعفر: خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوب (۱) ا۔سورہ حج آیت ۳۲

(اور جو بھی اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا، یہ تعظیم اس کے دل کے تقویٰ کا نتیجہ ہوگی۔اس بنا پر ہر وہ چیز جو ''شعار الٰھی '' ہو اس کا احترام کرنا اسلام کی نظر مستحب ہے۔

فؤاد: صحیح ،لیکن اولیاء خدا کی قبروں پر تعمیر کس طرح سے ''شعار الٰھی '' ہوسکتی ہے؟

جعفر: ''شعار'' اس چیز کو کہا جاتا ہے جو'' دین'' کو دنیا کی نظر میں بڑا اور عظیم دیکھائے اور اس کی حرمت پر کوئی (نص) دلیل موجود نہ ہو۔

فؤاد: کیا ان عمارتوں اور گنبدوں سے دین کو عظمت حاصل ہوتی ہے؟

جعفر: ہاں

فؤاد: وہ کس طرح؟

جعفر: اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ بزرگان اسلام کی قبروں پر عمارت بنانا اور اسی طرح ان عمارتوں کو خراب اور ویران کونے سے روکنا، ان بزرگوں کا احترام کانا ہے۔مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی قبر کے پاس ایک پیڑ لگادے تو کیا اس کا یہ کام ان قبر کا احترام کرنا نہیں مانا جائے گا؟

فؤاد: بالکل اسی طرح ہے۔

جعفر: اب اگر کوئی کسی قبر پر عظیم عمارت بنائے اور اس پر قبہ وغیرہ بنائے تو یہ کام اس صاحب قبر کا احترام کرنا ہے تو پھر دین کے بزرگوں کی قبروں کا احترام اصل میں اسلام کا احترام اور اس کی عظمت کو دیکھنا ہے، کہ یہ بزرگان اس دین کی طرف دعوت دیتے تھے، اور لوگوں کی اسی دین کی طرف راہنمائی کرتے تھے اگر کوئی شخص کسی پارٹی کے صدر یا کسی اور کا احترام کرتا ہے تو کیا یہ احترام اس بڑی یا....کا

احترام نہیں مانا جائے گا؟

فؤاد: بالکل ایس ہی ہے۔

جعفر: اسی بنا پر، اولیاء خدا کی قبروں پر عمارت بنانا اور اس کا احترام کرنا، خدا کا اکرام اور اسلام کا حترام کرنا ہے۔ اور اسی طرح ہر وہ چیز جو جس کے ذریعہ خدا کی عظمت آشکار ہو اور اسلام کی سربلندی کا باعث بنے وہ شعار (نشانی) ہے کہ جس کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوب (۱) ۱۔سورہ حج آیت ۳۲

ترجمہ: وہ جس نے اللہ کی نشانیوں کا احترام کیا دراصل وہ اپنے دلوں کی پاکیزگی کا ثبوت دیتے ہیں

فؤاد: اس صورت میں تو ان قبروں کا ویران کرنا اور عمارتوں کو نقصان پہچانا دین کی بے حرمتی ہے اور اسلام کی منزلت کو گھٹنا ہے، کیونکہ اس کام سے ہماری بزرگوں کی بے حرمتی ہے، اور ان کی بے حرمتی اسلام کی توہین ہے اور ان کی منزلت کو گھٹانا خود اسلام کی منزلت کو کم کرنا ہے۔

جعفر: اسی وجہ سے میں نے مذہب اہل بیتؑ کو چنا اور شیعہ ہو گیا۔ اور اپنا نام ''ولید'' سے (جعفر) تبدیل کر لیا۔ جس وقت دوسروں کی رائے پر عمل کرتا تھا خود کو حق پر سمجھتا تھا، لیکن جس وقت ''حق'' کا خواہاں ہوا اور اس کی تلاش میں لگا تو اسی کو حقیقت پایا۔ اگر انسان مذہبی تعصب کو کنارے رکھ دے اور کشادہ روی کے ساتھ حق کو مانے تو یقینی طور پر اسے حاصل کر لے گا۔

فؤاد: آج کے بعد میں حقیقت کی تلاش میں لگا رہوں گا اور جس جگہ بھی جس کسی کے پاس اس کو پاؤنگا اس کی پیروی کرونگا۔ اور آپ کا ہمیشہ شکر گزار رہوں گا کہ آپ نے مجھے حقیقت سے آگاہ کیا۔ اگر اجازت ہو تو میں جانا چاہوں گا۔ کہ کسی سے ملنے کا وعدہ ہے۔

جعفر: بالکل تشریف لے جایئے، خدا حافظ

فؤاد: خدا حافظ۔

حرم اولیاء کی تزیین

صابر: سلام علیکم

باقر: علیکم السلام ورحمۃ اللہ

باقر: یہاں پر اپنے ایک بھائی سے ملنے آیا ہوں۔

صابر: تو پھر مجھے یہ افتخار دیں کہ کچھ در آپ کی خدمت رہوں اور سرفراز ہوسکوں۔

باقر: میں بہت زیادہ مصروف ہوں اور بہت اہم کام صرف ''صلہ رحم'' اور اپنے رشتہ داروں سے ملنے کے لئے چھوڑ کر آیا ہوں اس لئے کہ وقت بہت کم ہے۔ آپ سے چاہتا ہوں کہ مجھے معاف فرمائیں۔

صابر: ناممکن ہے۔ دو دوست ۱۰ سال کے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کریں اور ایک گنٹھہ بھی ساتھ بیٹھ کر گفتگو نہ کریں۔ دوسرے طرف میں دینی بھائی ہونے کے لحاظ سے آپ پر حق رکھتا ہوں اور یہ کہ میری ایک مؤمن بھائی کے ساتھ شیعہ اور سنی کی بحث چل رہی ہے اور مجھے آپ پر اعتماد ہے اس لئے چاہتا ہوں کہ آپ سے اس بارے میں گفتگو کروں تا کہ حقیقت میرے لئے روشن ہو جائے۔

باقر: ٹھیک ہے، میں تیار ہوں،

پھر دونوں صابر کے گھر کی طرف چل دئے اور جب دونوں دوستوں کے درمیان کچھ دیر گفتگو ہو چکی تو باقر نے صابر سے پوچھا: آپ کی اس برادر دینی سے کس مسئلہ پر بات ہو رہی ہے؟

صابر: پیغمبرو، اماموں، علماء اور صالحین وغیرہ کی قبروں کی سونے، چاندی اور دوسرے چیزوں سے زینت دینے کے بارے میں۔

باقر: اس کام میں کیا پریشانی ہے؟

صابر: کیا یہ کام حرام نہیں ہے؟

باقر: کس وجہ سے حرام ہونا چاہیئے؟

صابر: کیا مردہ کو اس زینت سے کوئی فائدہ ملتا ہے۔

باقر: نہیں

صابر: اس بنا پر یہ کام اسراف ہے اور خدا کا اس بارے میں ارشاد ہے کہ:

وَلاتُبَذِّرْ تَبْذِيرًا () إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (۱)

ترجمہ: اور اسراف نہ کرو، بے شک اسراف کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں.....

باقر: کعبہ کے زیورات (اور وہ سونا چاندی جو اس پر لگا ہوا ہے) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

صابر: بولنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، اس بارے میں کچھ نہیں معلوم۔

باقر: جاہلیت کے زمانے سے آج تک کثیر تعداد میں سونے اور چاندی کے زیورات ''کعبہ'' پر چڑھتے رہے ہیں۔ ''ابن خلدوں'' (۲) نے اپنی تاریخ کے ''مقدمہ'' میں لکھا ہے کہ ''امت جاہلیت کے زمانے سے کعبہ کو عظیم مانتی تھی اور کسریٰ اور دیگر بادشاہی کعبہ کے لئے کثیر ہدیہ بھیجا کرتے تھے دو سونے

ـــــــــــــــــــــــــــــ

۱۔ سورہ اسرء (۱۷) آیۃ ۲۶۔۲۷

۲۔ ابن خلدون، عبدالرحمن ابن خلدون حضری ۷۳۲ھ میں تونس میں پیدا ہوا اصالتاً وہ اشبیلہ (سیوبل) اندلس (اسپین) کا ہے .(ابن الخطیب) نے اپنی کتاب ''الاحاطہ فی اخبار غرناطہ'' میں اس کو اس طرح پہچنوایا ہے ''وہ ابن خلدون مغرب کا رہنے والا ہے (بردہ) کی ایسی بدیع اور خوبصورت شرح کی ہے جو اس کے حافظہ اور درک وفہم کی نشانی ہے، ابن رشد کی بہت سی کتابوں کا خلاصہ کیا، سلطان ابوسلام کے لئے عقلیات (فلسفہ...) کی کتاب پر تعلیقہ لگایا''۔ ۸۰۸ھ میں مصر میں رحلت کی اس کی معروف ترین کتاب ''تاریخ ابن خلدون'' ہے۔ (تاریخ ابن خلدون ج ا ص ۳۵۳، بیروت لبنان)۔ یہ کتاب اس کی تاریخ کی پہلی جلد ہے اور اس میں چھ فصل ہے رفتار، بیابان نیسنی، جیت، معاملات، صنعت، علم ودانش وغیرہ پر ماحول کے اثرات اور ان کی وجوہات کو بیان کیا گیا ہے۔

کہ ہرن اور تلواریں جو جناب عبد المطلب کو ''چاہ زم زم'' گھودتے ہوئے ملے تھے جو کہ بہت مشہور قصہ ہے، جس وقت رسول خداؐ نے مکہ کو فتح کیا اس وقت حرم میں موجود ''کویں'' میں آپ کو ۲۰ لاکھ سونے کے دینار ملے تھے (جو کہ کعبہ کو ہدیہ کئے گئے تھے) علی ابن ابی طالبؑ نے رسول خداؐ سے عرض کیا کہ (یا رسول اللہؐ، اس دولت کا استعمال کفار اور مشرکین سے جنگ کے لئے کتنا اچھا ہوگا،) لیکن پیغمبرؐ نے ایس نہیں کیا۔ ابوبکر نے بھی ایسا کیا اور ان کو ہاتھ نہیں لگایا۔ (ابن خلدون اسی طرح آگے کہتا ہے) ''ابو وائل نے شیبہ بن عثمان سے روایت کی ہے کہ شیبہ نے کہا: عمر کے پاس تھا، عمر نے کہا کہ چھاہتا ہوں کہ خانہ کعبہ میں موجود تمام سونا اور چاندی مسلمانوں میں تقسیم کردوں۔

میں نے کہا: کیا کرنے جارہے ہو؟ (یعنی تم یہ کرنے کا حق نہیں رکھتے)

عمر نے کہا: کیوں؟

میں نے جواب دیا: تم سے پہلے (پیغمبر اور ابوبکر) جو مسلمانوں کے حاکم تھے انھوں نے یہ کام نہیں کیا۔

عمر نے کہا: پھر مجھے ان کی پیروی کرنی چاہیئے (۱)

اس حال میں صابر میرے بھائی تھے تم سے میں ایک سؤال کرتا ہوں کیا کعبہ اس سونے اور چاندی استعمال کرتا تھا یا خداوند (جو ان چیزوں سے پاک ہے) اس سے کوئی فائدہ اٹھاتا تھا،

صابر: ان تمام حالات میں پیغمبرؐ نے اس عظیم دولت کو ہاتھ نہیں لگایا جب کہ اس زمانے میں اسلام کو اس دولت کی ضرورت تھی تاکہ اسلام دنیا میں پھیل سکے۔ شاید یہ سوال ہو کہ آخر پیغمبرؐ نے ضرورت کے باوجود ایک بھی درہم یا دینار اس دولت سے نہیں کیا۔

جواب واضع ہے کہ اس عظیم دولت کی کعبہ میں جوجودگی اس کی عظمت اور بزرگی کو لوگوں کی نظر میں بلند کرتی تھی، البتہ یہ بات بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ خدا کے نزدیک کعبہ کی عظمت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جو ہم تصور بھی نہیں کرسکتے اور اس زینت کے نہ ہونے سے کعبہ کی عظمت میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

---

(۱) تاریخ ابن خلدون ج ۱ ص ۳۵۳، کتاب اول فصل سعع

لہٰذا اسی طرح سونے کے گنبد، دروازہ وغیرہ جو اولیاء خدا کی قبروں پر بنائے جاتے ہیں جیسے حرم حضرت علیؑ، حرم حضرت امام حسینؑ حرم حضرت امام رضاؑ وغیرہ بھی اسی طرح ہیں کہ ان چیزوں کے ہونے سے آپ کی منزلت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اور اگر یہ چیزیں موجود نہ ہوں تو بھی ان مقامات کی منزلت میں کوئی کمی نہیں رہے گی مثال کے طور پر امام حسنؑ کی قبر اگر چہ دھوپ اور سورج کی تپش میں بغیر کسی گنبد اور حرم کے ہے لیکن آپ کی منزلت امام حسینؑ سے برتر ہے جن کے پاس وسیع حرم اور سونے کا گنبد اور دروازہ وغیرہ بھی موجود ہے۔ لیکن ان تمام چیزوں کے ساتھ قیمتی پتھر اور سونے اور چاندی سے گنبد اور دروازوں کا بنانا ان اولیاء خدا کی مقام اور ان کی منزلت کے سامنے تعظیم ہے۔

صابر: کیا اس کام سے اولیاء خدا لوگوں کی نظر میں معظم و معزز ہوئے ہیں؟

باقر: بالکل، میں آپ کے سامنے ایک مثال دیتا ہوں، اگر آپ یہودیوں کے قبرستان میں جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ان کے علماء کی قبریں ویران ہیں اور اس پر کوئی عمارت نہیں جہاں آنے والے سر کو چھپا سکے۔ لیکن مسیحیوں کے طرف معاملہ برعکس ہے کہ ان کے علماء کی قبریں سونے اور چاندی سے زینت دی گئی ہیں اور اس پر عمارتیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ اب آپ بتائیے کہ اگر چہ آپ مسلمان ہیں اور دونوں ہی آپ کی نظر میں باطل ہیں پھر بھی ان دونوں میں سے کوئی آپ کی نظر میں بڑا اور عظمت والا دیکھائی دیگا۔

صابر: فطری بات ہے کہ ایسا منظر دیکھنے کے بعد مسیحی علماء کا مرتبہ بلند اور یہودی بہت پست نظر آئیں گے۔

باقر: اسی بنا پر جب شیعہ اور سنی اپنے پیغمبروں، اماموں اور پیشواں کی قبروں پر زینت کرتے تو وہ ان کے مقام اور منزلت کی تعظیم کرتے ہیں۔

صابر: آپ جو کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے۔ لیکن کیا اس نظریہ سے اسراف کا پہلو بھی ختم ہو جاتا ہے؟

باقر: بالکل، یہ کام نہ صرف یہ کہ اسراف نہیں ہے بلکہ یہ ثابت ہونے کے بعد کے اس کام اولیاءخدا کی تعظیم ہوتی ہے، خود اسلام کی بھی تعظیم ہوتی ہے۔اور ہر وہ کام جو اسلام کے عظمت اور مقام کو بلند کرے وہ شعار الٰھی ہےاور خدا نے اس کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوب (۱) ۱۔سورہ حج آیت ۳۲

ترجمہ: وہ جس نے اللہ کی نشانیوں کا احترام کیا دراصل وہ اپنے دلوں کی پاکیزگی کا ثبوت دیتے ہیں اسی دلیل سے جو بھی یہ کام انجام دے گا وہ خدا کے نزدیک اجر کا مستحق ہے۔

صابر: آپ کا وقت لینے کے لئے معافی چاہتا ہوں۔لیکن آپ نے مجھے نادانی کی تاریکی سے علم کی روشنی کی طرف جو ہدایت کی اس کے لئے آپ کا شکر گزار ہوں۔آج سے پہلے میں ان مقامات کی زینت کے بارے میں زیادہ سوچتا تھا لیکن ان کام کے صحیح ہونے کو نہیں مانتا تھا لیکن آخر کار آپ کی باتو ں سے بات واضع و روشن ہوگئی اور آپ اس کا سبب ہوئے کہ کھوئی ہوئی چیز کو میں نے حاصل کر لیا۔

باقر: تو آپ کے تمام شکوک برطرف ہوگئے؟

صابر: جی ہاں اور یہ کہ یہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام مستحب ہے اور قرآن کریم نے بھی اس کی طرف دعوت دی ہے۔

باقر: پھر بھی میں اس ضمینے میں کسی بھی بات اور شک کہ دور کرنے کے لئے ہمیشہ حاضر ہوں، تا کہ ہم دونوں ہی حقیقت کو جان سکے

صابر: آپ کا بہت بہت شکریہ، خدا آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ضریح کا بوسا لینا

مالک: صادق صاحب آپ لوگ پیغمبروں اور اماموں کی ضریح چومنے کے سلسلہ میں اتنا اصرار کیوں کرتے ہیں۔

صادق: اس کام میں کیا قباحت (برائی) ہے؟

مالک: کہا جاتا ہے کہ یہ کام شرک ہے۔

صادق: یہ بات کون کرتا ہے۔

مالک: یہ بات مسلمان کہتے ہیں

صادق: عجیب بات ہے ضریح کو بوسہ کون لوگ دیتے ہیں؟

مالک: کہا جاتا ہے کہ شیعہ یہ کام کرتے ہیں۔

صادق: کیا حج کرنے کے لئے مکہ گئے ہو؟

مالک: جی ہاں، الحمدللہ

صادق: کیا مدینہ میں رسول اللہ کی قبر کی زیارت کی ہے؟

مالک: جی ہاں اور اس توفیق کے لئے خدا کا شکر گزار ہوں۔

صادق: تو پھر آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہزاروں اہل سنت مسلمان اس کوشش میں رہتے ہیں کہ رسول خدا کی ضرح کو بوسہ دیں لیکن (امر بالمعروف والے افراد ان کو مارتے ہیں اور اس کام سے روکتے ہیں۔

مالک: ہاں ایسا ہی ہے۔

صادق: اس بناء پر صرف ہم شیعہ نہیں ہے جو ضریح پیغمبرؐ کو بوسہ دیتے ہیں بلکہ تمام مسلمان یہ کام کرتے ہیں۔

مالک: تو پھر کچھ لوگ ضریح کو بوسہ دینے کو حرام کیوں سمجھتے ہیں

صادق: وہ لوگ جو حریح کو بو۲ سہ دینے کو حرام اور شرک جانتے ہیں وہ مسلمانوں کی ایک بہت چھوٹی جماعت ہے کہ جو فقط اپنے آپ کو مسلمان واقعی سمجھتے ہیں اور اپنی فکروں کو حق پر سمجھتے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو کافر مشرک اور غیر خدا کے پرستار سمجھتے ہیں، اسی وجہ سے تمام اسلامی فرقوں کو کافر کہتے ہیں، آپ نے دیکھا ہوگا کہ انجمن امر بالمعروف والے حجاز میں ان مسلمانوں کو کہ جو رسول کی ضریح کو بوسہ لینے کے خواہاں ہوتے ہیں مارتے ہیں اور ان کو توہین آمیز جملوں جیسے کافر مشرک زندیق خنزیر اور دوسرے گالیوں سے خطاب کرتے ہیں ان کی نظر میں مخاطب شیعہ یا سنی حنفی مالکی شافعی حنبلی وغیرہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔(۱)

مالک: ہاں جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس سے بھی بدتر میں خود شاہد ہوں کہ کوئی ضریح پیغمبرؐ کو بوسہ دینے کے لئے ضد کرتا تھا تو انجمن امر بالمعروف والے اپنے عصا سے ان کو مارتے تھے جس کی وجہ سے کبھی کبھی ان کے سر پھٹ جاتے تھے اور بات خونریزی تک پہنچ جاتی تھی، اور کبھی کبھی زائرین کے سینوں پر گھونسے مارتے تھے جس سے وہ شدید درد میں مبتلا ہوجاتے تھے، ان مناظر کو دیکھنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔

صادق: ہم اپنی گفتگو کی طرف واپس پلٹتے ہیں کیا اپنے بیٹے کو چومتے ہو؟

مالک: جی ہاں۔

(علی ابن احمد معروف بہ ''ابن حزم ظاہری'') کی الفصل فی الملل والاہواء والنحل، (شہرستانی الملل والنحل)

حسن ابن موسیٰ نوبختی کی ''فرق الشیعہ''

محمد خلیل الزبن کی ''تاریخ الفرق الاسلامیہ''

صادق: کیا آپ کے اس کام سے آپ خدا کے لئے شرک کرتے ہیں۔

مالک: نہیں بالکل نہیں۔

صادق: آپ اس کام کو کرنے سے مشرک کیوں نہیں ہوئے۔

مالک: میں محبت اور الفت کی وجہ سے اپنے بیٹے کو چومتا ہوں اور یہ کام شرک نہیں ہے۔

صادق: قرآن کو بھی چومتے ہو؟

مالک: جی ہاں

صادق: اس کام کے کرنے سے تم مشرک نہیں ہوئے۔

مالک: نہیں

صادق: کیا قرآن کی جلد (چمڑے یا گتہ) کو بھی چومتے ہو۔

مالک: بالکل اسی طرح ہے۔

صادق: اس بناء پر آپ خدا کے لئے شیک کے قائل ہوئے اور یہ شریک وہ چمڑا ہے جو حیوان کی کھال سے حاصل کیا گیا ہے اور خدا ان چیزوں سے برتر ہے۔

مالک: نہیں نہیں ایسا نہیں ہے ہم قرآن کو جلد کو اس لئے چومتے ہیں کہ اس کے اندر کلام خدا محفوظ ہے اور کہ کام قرآن سے عشق واشتیاق کی وجہ سے کرتے ہیں، اب آپ بتائیں کہ یہ کام کہاں سے شرک ہو گیا؟ جب کہ قرآن کو چمنے کی وجہ سے مین ثواب کا مستحق بھی ہوتا ہوں کیوں کہ اس کی وجہ سے ہم؟ قرآن کی تعظیم کرتے ہیں جو کہ باعث ثواب ہے، تو پھر یہ کام شرک سے کائی واسطہ نہیں رکھتا اور اس سے دور ہے۔

صادق: اب جبکہ ایسا ہے تو پھر اسی بات کو آپ ضریح پیغمبرؐ اور امامؑ کے سلسلہ میں کیوں نہیں مان لیتے شاید آپ کہیں کہ جو لوگ ضریح کو بوسہ دیتے ہیں وہ لوگ لوہے کو خدا کا شریک قرار دیتے ہیں

اگر یہ دعویٰ درست ہے تو پھر وہ تمام لوہا جو ہر طرف دکھائی دیتا ہے اس کو کا یں نہیں چوما جاتا ایسا بالکل نہیں ہے؟ ضریح کو اس لئے چاما جاتا ہے کہ اس کے اندر پیغمبرؐ یا امامؑ کی تربت پاک موجود ہے اور چونکہ ان بزرگان تک ہم نہیں پہنچ سکتے اپنا عشق و اشتیاق ان کی ضریح کو بوسہ دیکر جتاتے ہیں، اس وجہ سے یہ کام خدائے متعال سے جزا لینے کا سبب بھی ہے کیونکہ ضریح کو بوسہ دینا خود پیغمبرؐ اور امام کی تعظیم کرنا ہے، اور ان کی تعظیم اسلام کی تعظیم ہے، اور ہر وہ چیز جو اسلام کی تعظیم کا باعث بنے وہ شعائر الٰہی ہے کہ جس کے بارے میں خدا نے حکم دیا ہے: وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوب (۱)

ترجمہ: وہ جس نے اللہ کی نشانیوں کا احترام کیا دراصل وہ اپنے دلوں کی پاکیزگی کا ثبوت دیتے ہیں۔

مالک: پھر اس صورت میں کچھ لوگ آپ کو مشرک کیوں کہتے ہیں۔

صادق: حدیث میں آیا ہے کہ (انما العمل بالنیات) عمل کا دارومدار نیت پر منحصر ہے اور اسی قاعدے پر جزا یا سزا دی جائیگی (۲) اسی طرح اور کوئی ضریح کو شرک کی نیت سے بوسہ دے تو مشرک ہے لیکن اگر ضریح کو عشق و محبت میں بوسہ دے تو وہ شعائر الٰھی کی تعظیم کرنے کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہے اگر آپ چاہیں تو شیعوں اور سنیوں سے ان کے ضریح کو بوسہ دینے کی نیت کے بارے میں سوال کر سکتے ہیں تو بیشک آپ کو جواب میں یہی ملے گا کہ یہ کام عشق و محبت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اور آپ کو ایک بھی جواب اس کے خلاف نہیں ملے گا۔

مالک: صحیح بات ہے

صادق: اور اگر صرف ضریح کو بوسہ دینا (بغیر شرک نیت کے) انسان کو مشرک کر دیتا ہے تو پھر آپ کو ایک بھی انسان ایسا نہ ملے گا جو مشرک نہ ہو کیونکہ مسلمان ضریح یا قرآن کو بوسہ دیتے ہیں اور ان

۱۔ سورہ حج آیت ۳۲

۲۔ صحیح بخاری ج، ا ص، ۳ حدیث نمبر ا۔ کتاب بدء الوحی الی رسول اللہ

دونوں حالتوں میں وہ مشرک ہو جائیں گے اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کیا اس صورت میں کوئی مسلمان باقی بچے گا۔

مالک: آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں اور اس مسئلہ پر مین اپنے والد سے بحث کروں گا کہ انھوں نے ہی یہ تعصّبات میرے ذہن میں ڈالے۔آج میں جان گیا کہ حق آپ شیعوں کے ساتھ ہے اور یہ کہ آپ نے مجھے جوان حقائق سے آشنائی کرائی ہمیشہ کے لئے میرے اوپر احسان رہے گا،اور میں بھی آج کے بعد بغیر تحقیق کے کسی بھی بات کو تسلیم نہیں کروں گا۔

اولیاء خدا سے توسل

وہ ایک درد بھری آہ بھر رہا تھا کہ وائے ہوان مشرکین وکفار پر کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔

محمد نے اس سے سوال کیا: کس کو کہہ رہے ہو؟

کمال: شیعوں کو کہہ رہا ہوں۔

محمد: ان کو گالی نہ دو اور نہ مشرک کہو کیونکہ وہ مسلمان ہیں۔

کمال: ان کو مارنا کافر کو مارنے بہتر ہے۔

محمد: اتنا جوش کس وجہ سے ہے اور کس دلیل سے ان کو مشرک کہہ رہے ہو۔

کمال: خدا کے ساتھ ساتھ دوسرے خداؤں کو منتخب کر چکے ہیں اور خدا کی جگہ پر ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں کوئی نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتی۔

محمد: یہ بات کس طرح ممکن ہے۔

کمال: وہ لوگ پیغمبروں اماموں اور اولیاء خدا سے توسل کرتے ہیں اور ان عبارتوں کے ساتھ (کہ یارسول اللہ یا علی، یا حسینؑ یا صاحب الزمانؑ وغیرہ) ان سے چاہتے ہیں کہ اپنی حاجتوں کو حاصل کریں، شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ لوگ اولیاء خدا ہیں اور یہ طاقت رکھتے ہیں کہ ان کی حاجتوں کو پورا کرسکتے ہیں، آپ کی نظر میں یہ کام کھلا ہوا شرک نہیں ہے اور غیر خدا کی پرستش نہیں ہے۔

محمد: اگر اجازت ہوتو ایک چھوٹی سی بات عرض کروں۔

کمال: بولیئے

محمد: میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جو شیعں کو گالیاں دیتا تھا اور ان پر بے جا الزامات لگا تا تھا، جب بھی موقع ملتا تھا ان کو گالیاں دیتا تھا اور اپنا غصہ دکھا تا تھا، کہ آخر کار ایک دفعہ حج کے سفر میں ایک شیعہ سے ملاقت ہوئی اور چونکہ میں شیعوں سے بدظن تھا میں نے اپنی تمام نا گواری جتانے کے لئے سالوں سال کا غصہ (جوان سے تھا) اپنی زبان پر لے آیا لیکن وہ (شیعہ) خاموشی کے ساتھ ان تمام باتوں کو سنتا رہا اور صبر وتحمل سے کام لیتا رہا میری ان تمام باتوں کے جواب میں وہ صرف ہنستا تھا اور میں ہر چند اس کو گالی دیتا تھا تو وہ مسکرا کر میری طرف دیکھتا تھا یہاں تک کہ میرا غصہ اس کی محبت اور اخلاق کی وجہ سے ٹھنڈا پڑ گیا جب میں چپ ہوگیا تو اس نے میری طرف مخاطب ہوکر کہا اے میرے بھائی محمد اگر اجازت ہوتو آپ سے کچھ باتیں کروں اس کے اور ہمارے درمیان مختلف موضوعات پر باتیں ہوئیں ان میں سے ایک موضوع کہ جس کی وجہ سے میں اس کی باتوں کو مان گیا یہی وہ موضوع (توسل بہ اولیا) تھا۔

کمال: گویا آپ کے اور بھی ان کی شرک اور فریب کا اثر ہوگیا ہے دین اسلام سے تمہاری پہچان بہت کم ہے۔

محمد: میں قرآن سنت اور صالحین کی سیرت پر اولیاء خدا سے توسل کے بارے میں تم سے بحث کرنے کو تیار ہوں۔

کمال: خداوند عالم تمام مخلوقات سے برتر ہے اور اپنی مخلوق کے لئے سب سے زیادہ مہربان ہے اس کے اور مخلوق کے درماین کوئی رکاوٹ موجود نہیں ہے اور بغیر واسطہ کے بندہ جب اور جہاں چاہے اپنے خدا سے رابطہ برقرار کرسکتا ہے اور اس سے توسل کرسکتا ہے اور غیر خدا سے توسل اگر چہ وہ پیغمبر امام فرشتے یا صالح بندے ہوں جائز نہیں ہے اگر چہ خداوند عالم کے نزدیک وہ ایک بلندترین مقام رکھتے ہیں۔

محمد: ان سے توسل کرنا کیوں جائز نہیں ہے۔

کمال: انسان مرنے کے بعد ختم ہوجاتا ہے اور اس طرح کے اس سے کوئی بھی کسی طرح کا کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکتا تو پھر آپ ایک ایسی چیز سے جو نابود ہوچکی ہے توسل کررہے ہیں۔

محمد: کس دلیل سے آپ کہتے ہیں کہ مرنا نابود ہونا ہے اور کون یہ کہتا ہے۔

کمال: امام محمد بن وہاب کہتے ہیں (دنیا سے گذر جانے والے صالحین سے متوسل ہونا اصل میں ایک نابود چیز کی طرف ہاتھ بڑھانا ہے اور یہ کام عقل کی نظر میں ناپسند ہے اسی طرح انہی کہ ایک مرشد نے نقل کیا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کی موجودگی میں کہا گیا اور وہ اس سے راضی تھے کہ کہنے والے نے کہا کہ میرا یہ عصا محمدؐ سے بہتر ہے (العیاذ باللہ) اور فایدہ مند ہے کیونکہ اس عصا سے میں سانپ بچھو کو مارنے میں مدد لے سکتا ہوں جب کہ محمدؐ مرچکے ہیں اور ان سے کوئی فایدہ حاصل نہیں ہوسکتا (۱) اس وجہ سے جو بات پہلے کہی گئی کہ مردوں سے توسل کرنا بے فائدہ ہے اگرچہ وہ مرد رسول اعظم جیسا پیغمبر ہی کیوں نہ ہو۔

محمد: بات اس کے برعکس ہے کیونکہ انسان کے مرنے کے بعد وہ چیزیں اس کے لئے اشکار ہوجاتی ہیں جو اس کے لئے مخفی تھیں خداوند عالم اس بارے میں فرماتا ہے:

"فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید ،(۲)

ولا تقوا الامن یقتلوا فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولا کن لا تشعرون .(۳)

وہ لوگ جو راہ خدا میں قتل کئے گئے ان کو مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے

اور کہتا ہے: **ولا تحسبن الذین قتلو افی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون (۴)**

ہرگز ہرگز ان کو مردہ نہ سمجھنا کہ جو راہ خدا میں قتل کردئے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار سے رزق پاتے ہیں۔

۱۔ کشف الارتیاب ص ۱۳۹) (خلاصۃ الکلام، ص ۲۳۰ سے نقل کی گئی)　۲۔ سورہ ق آیت ۲۲

۳۔ سورہ بقرہ، آیت ۱۵۴　۴۔ سورہ ال عمران، آیت ۱۶۹

صحیح بخاری میں آیا ہے کہ پیغمبرؐ قلیب بدر (وہ جگہ جہاں پر مشرکین کہ کشتوں کو ڈالا گیا تھا) کے کنارے آئے اور مشرکین کہ کشتوں کو مخاطب کر کے فرمایا ''خدا نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اس کو میں نے حق پر پایا کیا تم لوگ اپنے خدا کے وعدوں کو پا سکے؟ رسول اللہؐ سے کہا گیا مردوں سے جواب طلب کرر ہے ہیں۔

پیغمبرؐ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو(۱) اور غزالی (مذہب شافعی کا ایک بزرگ) نے بھی کہا ہے کہ کچھ لوگ موت کو نابودی سمجھتے ہیں یہ عقیدہ ملحدوں (اور کافروں) کا ہے(۲) غزالی نے یہ بات احیاء العلوم میں لکھی ہے اور تم اس کتاب میں اس چیز کو دیکھ سکتے ہو۔

کمال: غزالی کی یہ بات عجیب وغریب ہے۔

محمد: غزالی کی بات عجیب وغریب نہیں ہے بلکہ تمہاری نادانی تعجب آور ہے کیا پیغمبرؐ کا بدد کے کشتوں سے خطاب تم نے نہیں سنا اگر مردے ختم ہو چکے ہوتے تو پھر نہ وہ سمجھ رکھتے ہیں اور نہ ہی سننے کی طاقت اور پیغمبرؐ کہہ رہے ہیں ''تم ان سے بہتر نہیں سن سکتے'' (۳)، جو کچھ پیغمبرؐ نے کہا اس بناء پر وہ ہماری طرح سنتے بھی ہیں اور سمجھتے بھی اب تو آپ میری بات مانیں گے۔

کمال: جی ہاں، لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ اتنے سالوں میں میں نے ان آیتوں کی تفسیر اور مطلب پر غور کیوں نہین کیا، کہ ان کا مقصد سمجھ سکتا اور کس طرح میں نے ایک بار بھی پیغمبرؐ کی اس حدیث اور امام غزالی کے قول کو نہیں سنا۔

محمد: اب تو آپ یہ مان لیں گے کہ شیعوں کی انسان کے مرنے کے بعد نابود نہ ہونے کا دعویٰ ایک منصفانہ بات ہے اور واقعی ایک حقیقت ہے یا ابھی بھی آپ شک وتردید میں مبتلا ہیں۔

کمال: نہیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے لیکن ایک دوسری چیز ہے جو مجھے پریشان کررہی ہے۔

۱۔صحیح بخاری ج۱ص۴۶۲باب۸۵حدیث۱۳۰۴ ۔ ۲۔احیاء العلوم ج۴ص۴۹۳باب ۷

۳۔صحیح بخاری ج۱ص۴۶۲باب۸۵حدیث۱۳۰۴

محمد: کیا چیز آپ کو پریشان کر رہی ہے؟

کمال: یہی کہ غزالی اس عقیدے پر تھے اور اس کے خلاف کو وہ کافر اور ملحد سمجھتے تھے اور رسول اللہؐ نے مردوں کے زندہ ہونے کی تائید کی ہے لیکن محمد بن عبد الوہاب کہتا ہے کہ انسان مرنے کے بعد نابود ہو جاتا ہے اور دوسری طرف محمد بن عبد الوہاب کمال جسارت میں کہتا ہے کہ میرے ہاتھ کی لکڑی پیغمبر سے بہتر ہے کیونکہ یہ فائدہ پہچاتی ہے۔

اور پیغمبر گوئی فائدہ نہیں پہچا سکتے (۱) یہی مسئلہ میرے لئے پریشانی کھڑی کر رہا ہے۔

محمد: نہیں تم کو حیران اور متعجب نہیں ہونا چاہیئے بلکہ لوگوں کو قرآن وسنت اور صالحین کی سیرت کے ترازو پہ تولنا چاہیئے اگر ان کا کردار و گفتار قرآن سنت اور صالحین کی سیرت سے مطابقت رکھتا ہو تو اس کو مؤمن مانیں، اور ہرگز دین کو لوگوں سے نہ سمجھو اگر ایک انسان کو مؤمن اور مخلص ہم نے سمجھا تو اس کی ہر بات اگر چہ وہ قرآن وسنت اور سیرت کے خلاف ہو اور کفر کا ریشہ رکھتی ہو عین اسلام سمجھ لیں نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ جب بھی کسی میں کوئی انحراف دیکھیں تو اس سے بچیں اور حقیقت کی پیروی کریں۔

کمال: صحیح بات ہے ابھی تک میں اس شخص (محمد بن عبد الوہاب) سے بے حد عقیدت رکھتا تھا لیکن اب جب کہ آپ نے اس کی بہت بڑی غلطی جو کہ دین میں کفر والحاد میں گنی جاتی ہے سے آگاہ کیا میرا عقیدہ اٹھ چکا ہے اور آج کے بعد میں اس سے اس لائق نہیں سمجھوں گا کہ دین کے مسئلہ میں اس کی پیروی کروں۔

محمد: اس کی باتوں کو چھوڑو ہم اپنی باتوں کو آگے بڑھاتے ہیں۔

کمال: ٹھیک ہے میں مانتا ہوں کہ انسان مرنے کے بعد ختم نہیں ہوتا لیکن اس فکر کے ساتھ کہ جو کہتا ہے کہ (خلق خدا سے توسل کرنا شرک ہے اور دین سے جدائی ہے) کس طرح ہم پیغمبرؐ امام اور کسی صالح سے متوسل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ کشف الارتیاب ص ۱۳۹

محمد: کسی زندہ سے کچھ مانگنا یا کسی چیز کی درخواست کرنا یا دعا کرنے کے لئے کہنا یا یہ کہنا کہ اے باقر، اے جعفر، اے رضا مجھے کچھ مال دیدو یا خدا سے میرے لئے مغفرت کی دعا کرو یا میرا ہوتھ پکڑ کر مسجد کی طرح لے چلو (شرع کی نظر) میں جائز ہے؟

کمال: البتہ جائز ہے۔

محمد: جب کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مردہ زندہ انسان کی طرحِ سنتا ہے تو اس سے کسی چیز کی طرح درخواست کرنے میں کیا پریشانی ہے۔

کمال: (کچھ دیر سوچنے کے بعد) صحیح کہہ رہے ہو بالکل ویسے ہی ہے جیسے کہہ رہے ہو۔

محمد: ایک دوسری دلیل بھی ہے جو پیغمبر اور دوسرے صالحین سے توسل کرنے کو جائز قرار دیتی ہے۔

کمال: کیا دلیل ہے

محمد: صحابہ نے پیغمبرؐ کے زمانے میں اور ان کی وفات کے بعد ان سے توسل کیا ہے پیغمبرؐ نے اپنی زندگی میں اور ان کے بعد ان کے کسی ساتھی یا اصحاب نے اس کام کو کرنے سے نہیں روکا اور اگر غیر خدا سے توسل کرنا شرک ہوتا تو یہ اشخاص اس کام کو یقیناً روکتے۔

کمال: رسول اللہ کی وفات کے بعد کون ان سے متوسل ہوا۔

محمد: مثال کے طور پر میں چند نمونہ عرض کرتا ہوں۔

بیہقی، اور ابن ابی شیبہ نے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے، اور احمد بن زینی وحلان سے بھی روایت ہوئی ہے کہ (خلافت عمر کے زمانہ میں لوگ قحط کا شکار ہوئے بلال بن حرث رسولؐ کی قبر کے پاس گئے اور کہا: اے رسول خداؐ امت کے لئے بارش طلب کریں کہ بھوک اور خشک سالی سے وہ مرنے والے ہیں (۱)

---

(۱) الدر السنیة، ص ۱۸، یا رسول الله استسق لامتک فانهم هلکوا

ہم یہ جانتے ہیں کہ بلال ایک مدت دراز تک رسولؐ کے ہمنشین اور ساتھی تھے اور آپ کے صحابی تھے اور احکامات کو بلا واسطہ رسولؐ سے حاصل کرتے تھے اگر رسول سے متوسل ہونا شرک ہوتا تو بلال ایسا کام نہیں کرتے، یا اگرانہوں نے ایسا کیا بھی تو دوسرے اصحاب کو انہیں روکنا چاہیے تھا یہی بات ایک بہت مضبوط دلیل ہے کہ تسول سے متوسل ہوا جا سکتا ہے پھر بیہقی نے عمر بن خطاب سے نقل کیا ہے کہ رسول نے فرمایا کہ جب آدمؑ سے خطا سرزد ہوئی تو انھوں نے فرمایا:

یا رب اسئلک بحق محمد صلی الله و اله الا ما غفرت لی، یا اللہ تجھ سے چاہتا ہوں کہ محمدؐ کے واسطہ میرے گنا کو بخش دے (۱)

اگر رسول اکرمؐ کے وسیلہ سے دعا کرنا حرام یا شرک ہوتا تو حضرت آدمؑ ہرگز ایسا کام نہیں کرتے۔

ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب منصور دوانیقی حج کے لئے روانہ ہوا تو قبر پیغمبرؐ کی زیارت کے لئے بھی گیا وہاں اس نے مالک جو مالکیوں کا امام ہیں (یعنی مالک بن ادنس مالک بن غسیم ان بن خثیل بن عمرو) سے کہا ادے ابو عبداللہ! رو بہ قبلہ کھڑا ہو کر اللہ کی بارگاہ میں دعا کروں یا پیغمبرؐ کی قبر کی طرف رخ کروں۔

مالک نے جواب دیا، آخر پیغمبرؐ کہ جو تمہارے اور تمہاے باپ آدمؑ کے بارگاہ خدا میں وسیلہ بنے۔ان سے کیوں منھ پھیر رہے ہو، ان کی طرف رخ کرو اور ان کو اپنا شفیع قرار دو کہ بیشک خداوندان کی شفاعت کو تمہارے لئے قبول کریگا۔جیسا کہ سورہ نساء آیت نمبر ۶۴ میں ارشاد ہوا: ''اور کاس جب ان لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا تو آپؐ کے پاس آتے اور خود بھی اپنے گناہوں کے لیئے استغفار کرتے اور رسول بھی ان حق میں استغفار کرتے تو یہ خدا کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے''۔

یہ عبارت کہ (وہ تمہارے اور تمہارے باپ آدمؑ کے بارگاہ خداند میں وسیلہ بنے) ایک محکم اور مضبوط دلیل ہے کہ رسولؐ سے توسل کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

۱۔سمہودی خلاصۃ الکلام ص ۱۷ چاپ مصر ۱۳۰۵ قمری اور طبرانی نے معجم الکبیر ج ۹، ص ۱۸

دارمی نے اپنی صحیح میں ابوالجوزاء سے نقل کیا ہے کہ (مدینہ کے لوگ قحط سے دوچار ہوئے لہٰذا اپنی مصیبت کی شکایت عائشہ سے کی تو عائشہ نے کہا پیغمبرؐ کی طرف نظر کرو اور اس کو اپنا وسیلہ قرار دو اس طرح سے کہ کوئی بھی چیز تمہارے اور آسمان کے درمیان حائل نہ ہو (یعنی خداوند کریم کی بارگاہ میں ان کو اپنا شفیع قرار دو) ان لوگوں نے یہ کام انجام دیا جس کے نتیجہ میں آسمان پر بادل چھا گئے اور بارش کے بعد سبزہ اگ آیا، اور اونٹ موٹے ہوگئے وہ سال (موٹاپہ کا سال کے نام سے) مشہور ہو گیا۔(۱)

ایسے سینکڑوں قصے روایت کی کتابوں میں موجود ہیں کہ جو سب کے سب رسول سے ان کی وفات کے بعد توسل کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں اور جب کہ یہ ثابت ہو چکا کہ رسول سے توسل کرنا جائز ہے، حرام اور شرک نہیں تو پھر اماموں فرشتوں اور صالحین سے توسل کرنا بھی جائز ہے کیونکہ اگر یہ کام شرک ہے تو پھر پیغمبرؐ کے لئے بھی منع ہونا چاہیئے اور اگر جائز ہے تو پھر صرف پیغمبرؐ سے توسل کرنا صحیح نہیں بلکہ تمام صالحین سے توسل کرنا جائز ہوگا۔

کمال: تعجب کی بات ہے! جن روایتوں کی طرف آپ نے اشارہ کیا میں نے آج تک حتی ایک بار بھی نہ انھیں دیکھا تھا اور نہ ہی سنا تھا۔

محمد: اگر آپ حدیثوں کی کتاب کی طرف رجوع کریں تو ایسی سینکڑوں مثالیں جو کہ رسول سے توسل کو جائز قرار دیتی ہیں کو آپ دیکھ سکتے ہیں جو کچھ میں نے بیان کیا وہ دریا کے مقابلہ میں ایک قطرہ ہے اور ایسا لگتا ہے کہ آپ کا حدیث اور صالحین کی سیرت کے سلسلہ میں مطالعہ کم ہے۔

کمال: میں مصروفیت کی وجہ سے اس کام کو انجام نہیں دے سکتا جبکہ میں بہت زیادہ حدیث اور سیرت کی کتابوں کے مطالعہ کا مشتاق ہوں۔

محمد: اب جب کہ آپ کا حدیث کے سلسلہ میں مطالعہ بہت کم ہے تو کیا یہ صحیح ہے کہ آپ محمد بن عبدالوہاب کے کہنے پر شیعوں ور دوسرے مسلمانوں کو گالیاں دیں اور انہیں مشرک قرار دیں؟ یہ کام صحیح

۱۔ سنن دارمی جلد ا ص ۴۳، ۴۴

نہیں ہے اگر اجازت دیں تو آپ کو ایک بات بتاؤں۔

کمال: (مسکراتے ہوئے) جو جی میں آئے کہیں ہم دوست ہیں اور اسی وجہ سے میں نے اس بحث کو شروع کیا کہ تمہاری معلومات سے فائیدہ حاصل کرسکوں۔

محمد: تم بالکل قریش کے کافروں کی طرح ہو کہ اپنے باپ دادا کی بت پرستی کو بہانہ بنا کر کہتے تھے: ''ان وجدنا ابا نا علی امة و انا علی آثار هم مقتدرون .(زخرف آیت ۲۳)

ترجمہ: ہم نے اپنے باب دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان ہی پیروی کرنے والے ہیں.

اور اپنی بت پرستی پر اڑے رہتے تھے جانتے ہو خدا نے ان کی مذمت کیوں کی؟ اس لئے کہ انھوں نے پیغمبرؐ کے کہے کو نہیں مانا تا کہ اپنے راستے کو صحیح کرلیں اور یا اس لئے کہ ان کی بات کو سننے کے بعد بھی بت پرستی پر اڑے رہے میں تم سے چاہتا ہوں کہ آنکھ بند کر کے اپنے اجداد کی پیروی نہ کرو بلکہ فکر کا استعمال کرو اور حق کو ڈھونڈ و اور اپنی زندگی کو اس کے اوپر گذارو، حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سمجھ میں آئے گی کہ ایک چھوٹا سا گروہ توسل تو شرک مانتا ہے اور باقی تمام اسلامی فرقے اس کو جائز مانتے ہیں کیا یہ بات تسلیم کروگے۔

کمال: جی ہاں، مجھے لگتا ہے کہ اس مسئلہ میں حق شیعوں اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ہے میں نے جو شیعوں کو گالیاں دیں اس کا کیا کروں۔

محمد: خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو ہمیشہ حق کی جستجو کرو اور اسی کو مانو تا کہ خدا تمہیں معاف کردے جو کچھ بھی شیعوں کے عقاید کے بارے میں سنو اس کی تحقیق کرو اور ان کی دلیلوں سے مطمئن ہوسکو اور تعصب سے دوری اختیار کرو کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ بے جا ہر تعصب اپنے لئے آگ رکھتا ہے۔

کمال: ایسا ہی کروں گا اور مجھ پر حقیقت کو روشنی کرنے کے لئے آپ کا شکر گذار ہوں۔

قبروں کی زیارت

جمال: تم شیعہ حضرات اپنے لئے یہ کیا جنجال درست کرتے ہو۔

جواد: کون سا جنجال۔

جمال: یہی کہ رسول امام اور صالحین کی قبروں کو جاتے ہو۔

جواد: اس کام میں کوئی پریشانی ہے۔

جمال: یہ کام حرام ہے اور خدا کا شریک قرار دینا ہے۔

جواد: تعجب کی بات ہے میں نہیں سمجھتا تھا کہ آپ بھی نادان اور کم آگاہ لوگوں کی طرح گفتگو کریں گے، اور بغیر کسی دلیل و برہان کے ایک تعصب سے بھری ہوئی بات کہیں گے۔ میں تو ہمیشہ آپ کی حقیقت جوئی کا احترام کرتا تھا۔

جمال: آپ کی نظر میں میری یہ بات تعصب سے بھری ہوئی ہے۔

جواد: بالکل اس کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔

جمال: آپ اس نتیجہ تک کیسے پہنچے۔

جواد: اپنے دعویٰ کو روشن کرنے کے لئے ہم قبروں کی زیارت کے موضوع پر بحث کریں گے تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ حق پر کون ہے اور کون گمراہ ہے اور تعصب کی آگ میں جل رہا ہے۔

جمال: میں تیار ہوں کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ قبروں کی زیارت شرک ہے۔

جواد: کس طرح اس کو شرک سمجھتے ہو۔

جمال: اس طرح کہ یہ کام مشرکوں کی بت پرستی سے مشابہ ہے۔

جواد: کیا اسی نقطہ سے اس کو شرک سمجھتے ہو

جمال: ہاں کیوں کہ جس طرح مشرکین کے گرد جمع ہوئے تھے یہ لوگ بھی قبروں کے گرد جمع ہوئے تھے۔

جواد: یعنی قبروں کے گرد جمع ہونا ہی قبور کی زیارت کو شرک قرار دیتا ہے۔

جمال: جی ہاں۔

جواد: تو پھر تمام مسلمان مشرک ہیں اور تم بھی مشرک ہو

جمال: کیوں بھائی، کس طرح۔

جواد: حج پر گئیے ہو۔

جمال: ہاں اللہ کا کرم ہے۔

جواد: مسجد الحرام میں نماز بھی پڑھی ہوگی۔

جمال: ہاں پڑھی ہے۔

جواد: تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ نماز پڑھنے کی حالت میں لوگ کعبہ کی طرف رخ کر رہے ہونگے ، لیکن کچھ لوگ مغرب کی طرف کھڑے ہونگے تو کچھ لوگ شمال وجنوب کی طرف اور کچھ لوگ مشرق کی طرف۔

جواد: اسی دلیل سے تمام مسلمان مشرک ہیں اور تم بھی مشرک ہو۔

جمال: کیوں۔

جواد: کیوں کہ عبادت کرتے وقت کعبہ کی طرف رخ کرنا بالکل اسی طرح ہے جس طرح بت پرست بتوں کی طرف رخ کرتے تھے فرق اتنا ہے کہ وہ لوگ عبادت کرتے وقت بتوں کی طرف رخ

کرتے تھے اور تم ایک پھتر کی طرف رخ کرتے ہو۔

جمال: کعبہ کی طرف رخ کرتے اور بتو کی طرف رخ کرنے میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔

جواد: کیا فرق ہے۔

جمال: ہم اور دوسرے مسلمان جب حالت نماز میں کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم کعبہ کی پرستش کرتے ہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ایسا کرتے ہیں لیکن بت پرست بتوں کو خدا مانتے تھے، اوران کی پرشتس کرتے تھے اور عبادت کی حالت میں ان کی طرف رخ کرتے تھے، اس وجہ سے جب وہ عبات کے وقت بتوں کی طرف رخ کرتے تھے تو اپنے تمام وجوہ کے ساتھ اللہ سے لو لگاتے ہیں وہ اپنے کام کی وجہ سے ایک کھلے ہوئے شرک میں مبتلا تھے اوران کا کام شرک تھا لیکن یہ کہ ہم جب کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں اور اللہ کے حکم کو بجالاتے ہیں تو ہم مشرک کیسے ہو سکتے ہیں؟ ہمارے اوران کی عبادت کے درمیان زمین آسمان کا فرق ہے۔

جواد: اس لحاظ سے عمل کا مشابہ ہونا مشرک ہونے کی دلیل نہیں ہے کیوں کہ اگر شباہت شرک کی دلیل ہوتی تو پھر تمہارا کام بھی بت پرست کی طرح شرک ہوتا، لیکن جو چیز بت پرستوں کے کام کو شرک اور تمہاے کام کو عبادت بتاتی ہے وہ ان کی نیت ہے نہ کہ عمل، اوراسی وجہ سے تمہارا کعبہ کی طرف سجدہ کرنا ایک عمل شرک نہیں ہے کیونکہ تمہاری نیت کعبہ کی پرستش نہیں ہے

جمال: بالکل یہی بات ہے

جواد: ہم شیعہ اور دوسرے مسلمان جب مرقد پیغمبرؐ امام یا صالحین کی زیارت کرتے ہیں تو ہماری نیت ان کی پرستش نہیں ہوتی اور اگر آپ ہمارے اور مشرکین کے عمل کو مشابہ قرار دیں تو فقط یہ شباھت دیکھنے کی ہے جب کہ ہماری نیت ان کی پرستش کی نہیں ہے، اور جب ہم یہ مان لیں کہ کسی عمل کی شباہت کہ جس کے اندر غیر خدا کے پرستش کی نیت نہ ہو تو پھر زیارت نہ تو حرام ور نہ ہی شرک جیسا کہ

حدیث میں آیا ہے کہ نیت کے حساب سے جزا وسزا دی جائیگی (۱)

اس رخ سے اگر ایک عمل غیر خدا کی پرستش کے لئے انجام نہ دیا جائے اور ایسی کوئی نیت ہمارے اندر نہ ہوتو وہ عمل جائز ہے مثال کے طور پر اگر آپ ایک ایسی جگہ نماز پڑھ رہے ہیں جہاں آپ کے سامنے ایک بت رکھا ہوتو اگر آپ کی نیت اس بت کی پرستش ہوتو آپ کی نماز باطل ہے اور آپ مشرک ہیں لیکن نماز اللہ کے لئے پڑھی جارہی ہے اور آپ کی نیت میں اس بت کے لئے کوئی جگہ نہ ہوتو آپ کی نماز صحیح ہے اور اس کام سے آپ مشرک نہیں ہونگے ۔

جمال: (بہت دیر فکر کرنے کے بعد) جو کچھ آپ نے فرمایا وہ بالکل صحیح ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کع جزا دے کہ آپ نے ایک اہم مسئلہ کو میرے لئے روشن کردیا جب کہ میں تعصب کی وجہ سے اس سے غافل تھا اب آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں ۔

جواد: پوچھئے ۔

جمال: اب تک کی گفتگو سے ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ قبروں کی زیارت حرام نہیں ہے بلکہ جائز ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ آپ شیعہ حضرات اس کام کو حد سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اس کی دلیل کیا ہے ۔

جواد: کیوں کہ یہ کام مستحب موکد (وہ مستحب جس کی زیادہ تاکید کی گئی ہو) ہے ۔

جمال: کیا یہ کام مستحب ہے؟!!

جواد: جی ہاں اور اس کام کے مستحب ہونے پر بہت تاکید کی گئی ہے ۔

جمال: کیا ایسی کوئی حدیث موجود ہے کہ جو پیغمبرؐ اور صالحین کی قبروں کی زیارت کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہو ۔

جواد: جی ہاں بہت زیادہ اور اس کے علاوہ پیغمبرؐ اور اسلام کے اوائل سے آج تک مسلمانوں کی سیرت اس کام کے مستحب ہونے پر تاکید کرتی ہے ۔

۱۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۳ اس طرح تفسیر کبیر ج ۴ ص ۵ سورہ بقرہ کی ۱۱۴ آیت کی ذیل میں اور تہذیب الاحکام ج ۱، ص ۸۳

جمال: مہربانی کرکے ان میں سے کچھ کو بیان کیجئے ۔

جواد: ا۔ روایت میں آیا ہے پیغمبر اسلامؐ شہداء احد کی قبروں کی زیارت کے لئے گئے (۱)

۲۔ یہ بھی روایت ہوئی ہے کہ پیغمبر بقیع کی قبروں کی زیارت کے لئے گئے ۔

۳۔ سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ اور احیاء العلوم میں ابو ہریرہ نے پیغمبرؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ **زوروا القبور فانها تذکر کم علی آخرة** ۔قبروں کی زیارت کے لئے جاؤ کیونکہ یہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں ۔(۲)

۴۔ابو ہریرہ سے یہ بھی روایت ہے کہ پیغمبرؐ اپنی ماں آمنہ بنت وہب کی قبر کی زیارت کے لئے گئے اس قبر کے کنارے کھڑے ہو کر روئے اور حضرت کے چاروں طرف کھڑے لوگ بھی روئے پھر آپ نے فرمایا: **فزوروا القبور فانها تذکر کم با لآخرة** ،قبروں کی زیارت کے لئے جاؤ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں (۳) ۔

۵۔ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اہل قبور کی زیارت کس طرح کی جائے کہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی زائر بقیع جائے تو کہے، السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین.... سلام ہو آپ پر اے مومنو اور مسلمانوں جو اس دیار میں رہتے ہیں........ (۴)

اب تک جو کچھ بیان کیا گیا وہ صالحین اور مؤمنین کی اس قبروں کی زیارت کے مستحب ہونے کے بارے میں تھا۔ اور بہت سی روایتوں میں خود پیغمبرؐ کی قبر کی زیارت کے بارے میں اشارہ ہوا ہے کہ ان میں سے کچھ کو میں بیان کرتا ہوں۔

ا۔صحیح مسلم ج ۲،ص ۶۳، سنن نسائی ج ۳،ص ۷۶

۲۔سنن ابن ماجہ ج ا،ص ۵۰۰ ،احیاء علوم الدین ج ۴،ص ۴۹۰

۳۔سنن ابن ماجہ ج ا،ص ۵۰۱

۴۔صحیح مسلم ج ۲،ص ۳۶۵۔ منتخب کنز العمال (حاشیہ سند احمد ج ۲،ص ۸۹ میں عبارت ''من المؤمنین والمؤمنات

(۱) دارقطنی ،غزالی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: ''**من زارنی وجبت له شفاعتی**''، جس نے میری زیارت کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہے(۱)

(۲) پیغمبرؐ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ''**من زارنی با لمدینة محتسبا کنت له شفیعا و شهید ا یوم القیامة**''۔ جس کسی نے بھی خدا کے لئے مدینہ میں میری زیارت کی قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا(۲)

(۳) نافع نے عمر سے نقل کیا ہے کہ پیغمبرؐ نے نقل فرمایا: ''**من حج ولم یزرنی فقد جفانی**''، جوکوئی بھی حج کرے اور میری زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا(۳)

(۴) ابو ہریرہ نے پیغمبرؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''..**من زارنی بعد موتی نکانما زارنی حیا**''، جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی وہ اسی طرح ہے کہ جس نے میری زندگی میں زیارت کی(۴)

(۵) ''**من حج و قصد نی فی مسجدی کانت له حجتا ن مبرورتان**'' جس نے حج کیا اور میری مسجد میں میری زیارت کے لئے آیا اس کے لئے دو حج مقبول لکھے جائیگے(۵)

اور بہت سی روایات موجود ہیں جو کافی شدت سے اس عمل کی تاکید کرتی ہیں کہ رسول خداؐ اور دوسرے مومنین کی قبروں کی زیارت کی جائے۔ کیا رسولؐ کا یہ کہنا کہ جو حج کرے اور میری زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپؐ کی زیارت کرنا مستحب ہے اور یہ عبارت کہ مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہے اس بات کی دلیل نہیں کہ پیغمبرؐ کی زیارت کرنا مستحب موکد ہے اور وہاں جہاں پر آپ نے فرمایا کہ قبروں کی زیارت کو جاؤ کیا یہ زیارت کا حکم نہیں؟ البتہ یہ حکم اگر وجوب پر دلالت نہ کرے۔ لیکن اس کے مستحب ہونے پر یقیناً دلالت کرتا ہے۔

۱۔ علی بن عمر دارقطنی سنن ج۲،ص ۲۷۸۔ احیاء العلوم ج۴ص،۹۱۔۴۹۔ سنن کبریٰ ج ۵،ص ۲۵۴
۲۔ احیاء العلوم ج۴،ص ۴۹۱۔ منتخب کنز العمال حاشیہ مسند احمد ج۲،ص ۳۹۲
۳۔ کنز العمال حاشیہ مسند احمد ج ۲،ص ۲۹۳
۴۔۵۔ کنز العمال حاشیہ مسند احمد ج ۲،ص ۳۹۲

جمال: یہ روایت کہاں آئی ہے۔

جواد: حدیثوں کی کتاب اس طرح کی روایتوں سے بھری ہوئی ہیں اگر آپ اس کا مطالعہ کریں تو آپ کو حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

جمال: میں نے آج تک ان میں سے ایک بھی روایت نہ پڑھی اور نہ ہی سنی۔

جواد: صحیح بخاری (۱) پڑھی ہے۔

جمال: یہ کتاب میرے پاس نہیں ہے۔

جواد: صحیح مسلم (۲) پڑھی ہے۔

جمال: میرے والد کے پاس یہ کتاب تھی لیکن ان کی موت کے بعد میرے چچا اسے لے گئے۔

جواد: سنن نسائی (۳)؟ کیا اس کو پڑھا ہے۔

جمال: یہ کون سی کتاب ہے اور کس چیز کے بارے میں ہے۔

جواد: حدیث کی کتاب ہے۔

جمال: نہیں اس کو میں نے نہیں دیکھا ہے۔

جواد: تو پھر حدیث میں کیا پڑھا ہے۔

۱۔محمد ابن اسماعیل بخاری ہیں. حافظ عقیلی کہتے ہیں: جب بخاری نے اپنی ''صحیح'' لکھی تو اس کو احمد ابن حنبل، یحیٰ بن معین، علی ابن المدینیو غیرہ کو دکھایا. سب نے اس کی تعریف کی اور چار مورد کو چھوڑ اس کو صحیح مانا۔

''نسائی'' کتاب غازی کے بارے میں کہتے ہیں: موجودہ کتابوں میں محمد ابن اسماعیل غازی سے بہتر کتاب کوئی نہیں۔

حاکم نیشاپوری نے کہا: خدا رحمت کرے محمد ابن اسماعیل پر جس نے اصول (حدیث) کو جمع کیا اور دوسرے کے لئے بنیاد رکھ دی.

جس نے بھی اس کے بعد اس میدان میں قدم رکھا یقینی طور پر ''صحیح بخاری'' سے فائدہ اٹھایا ہے۔

۲۔احمد ابن حجاج قشیری، حافظ ابو علی نیشاپوری صحیح مسلم کے بارے میں کہتے ہیں: آسمان کے نیچے، علم حدیث میں مسلم ابن حجاج کی کتاب سے صحیح تر کتاب موجود نہیں ہے۔

۳۔احمد ابن شعیب نسائی، ابن اسید فہری نے نسائی کی کتاب کے بارے میں کہا ہے کہ: نسائی کی کتاب ''سنن'' کے بارے میں لکھی گئی سب سے بدیع کتاب ہے۔

۔مواد کی پختگی کے لحاظ سے بہترین ہے. اس کی کتاب بخاری اور مسلم کی طریقہ سے جمع ہوئی ہے اور اس نے ''العلل'' سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔

جمال: معاف کیجیئے گا، میں medical کا طالب علم ہوں، اور میری تمام کوشش اپنے درس کو حاصل کرنے میں رہتی ہے باوجود اس کے کہ میں حدیث کو پڑھنا چاہتا ہوں لیکن اس کے لئے فرصت نہیں ملی پاتی۔

جواد: جب آپ نے حدیث نہیں پڑھی ہے اور اس کے متعلق کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے، اور علم حدیث سے کوئی واقفیت نہیں رکھتے تو پھر آپ نے اپنے کو یہ اجازت کیسے دی کہ پیغمبر اور اماموں کی قبروں کی زیارت کو محکوم کریں، آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہ زیارت اہل قبور کو شرک کہنا بے بنیاد ہے۔

جمال: میں نے، میرے باپ دادا نے، اور میرے دوستوں مے اب تک جو کچھ بھی قبروں کی زیارت کے بارے میں سنا تھا وہ فقط ان کو محکوم کرنے والی باتیں تھیں، اور ایک بھی ایسی بات یا روایت جو آپ نے بیان کیں میرے کانوں سے نہیں ٹکرائی تھیں۔

جواد: انسان کو چاہیئے کہ حقیقت تک پہنچنے کے لئے تحقیق و مطالعہ کرے تا کہ ایسا عقیدہ اور کردار حاصل کر سکے جیسا کہ خدا چاہتا ہے اور دوسروں کے کہنے پر اکتفا نہ کرے۔

جمال: میں مانتا ہوں کہ پیغمبرؐ اماموںؑ اور صالحین کی قبروں کی زیارت صرف یہ کہ مستحب موکد اور پسندیدہ عمل ہے بلکہ اس کی طرف بلایا گیا ہے۔

جواد: آپ سے ایک درخواست ہے۔

جمال: میں اس کو سننے کے لئے تیار ہوں کہیئے۔

جواد: بہت اصرار کے ساتھ میں آپ سے چاہتا ہوں کہ ہر آواز اور مہیا ہو کی طرف نہ بڑھو اور اپنے عقیدے کو تسلیم نہ کرو مگر یہ کہ تحقیق کے راستے سے اس آواز کی حقیقت کو سمجھو یا اس عقیدے کی اصیت تک پہونچو کہ اس صورت میں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

جمال: اب سے پہلے میں یہ مانتا تھا کہ قبروں کی زیارت شرک ہے لیکن اب جب کہ آپ نے

اسلامی روایت کے ذریعہ یہ روشن کردیا کہ وہ مستحب موکد ہے تو میں اس کا قائل ہوں اور اس نتیجے پر بھی پہونچا ہوں کہ اختلافی مسائل کے حل کے لئے مطالعہ کروں اور آپ کی رہنمائی سے بھی استفادہ کروں۔

ہمارے درمیان جو باتیں ہوئیں تو اس مسئلہ پر میں اپنے بزرگوں سے اور دوستوں سے بحث کروں گا، کہ شاید وہ بھی صحیح راستہ پر چل پڑیں۔

جواد: آپ کا شکر گذار ہوں۔

جمال: میں بھی آپ کی روشن فکری کہ جس کی وجہ سے میں ہدایت پائی آپ کا شکر گزار ہوں۔

جواد: خدا حافظ

جمال: خدا حافظ

متعہ

عبداللہ: جب تمام مسلمان متعہ کے حرام ہونے پر اجماع رکھتے ہیں تو آپ شیعہ حضرات اس کو جائز کیوں مانتے ہیں۔

رضا: عمر خطاب کے قول کے مطابق ''رسول خداؐ اس کو حلال اور جائز سمجھتے تھے'' ہم بھی اس کو جائز مانتے ہیں۔

عبداللہ: پیغمبرؐ نے کیا کہا تھا۔

رضا: جاحظ، قرطبی، سرخسی حنفی، فخر رازی اور بہت سے دوسرے اہل سنت اماموں نے نقل کیا ہے کہ عمر نے خطبہ میں کہا: ''متعتان کانتا علیٰ عهد رسول اللهؐ و انا انهی عنهما و اعاقب علیهما متعة الحج و متعة النساء'' رسولؐ کے زمانہ میں دو متعہ جائز تھے میں انہیں منع کر رہا ہوں اور جو اس کا مرتکب ہوا اس کو سزا دوں گا، متعہ حج (۱) اور متعہ نساء (متعہ)۔ (۲)

تاریخ ابن خلکان میں آیا ہے کہ عمر نے کہا دو متعہ پیغمبرؐ اور بوبکر کے زمانہ میں جائز تھے اور انھیں منع کرتا ہوں (تاریخ ابن خلکان، ج ۲ ص ۳۵۹۔ آپ کا اس کے بارے میں کیا نظریہ ہے کیا عمر کا یہ کہنا کہ دو متعہ رسولؐ کے زمانے میں جائز اور حلال تھے ایک سچی بات ہے یا جھوٹ ہے۔

عبداللہ: عمر سچ کہہ رہے ہیں۔

....

(۱) جب حاجی حج تمتع کا عمرہ انجام دے اور احرام سے باہر آجائے تو پھر جب تک وہ دوبارہ حج تمتع کا احرم نہ باندھے اس وقت تک وہ تمام مباح کاموں کو انجام دے سکتا ہے جو حالت احرام پہ اس پر حرام تھے۔

(۲) جاحظ البیان والتبیان ج ۲، ص ۲۲۳۔ تفسیر قرطبی ج ۲، ص ۹۱۔ ۳۹۰۔ تفسیر کبیر ج ۲، ص ۱۶۔ ۲۰۲۔ ۲۰۱.

رضا: تو پھر رسولؐ کے کہنے کو چھوڑ دینا اور عمر کے کہنے کو مان لینے کی کیا وجہ ہے۔

عبداللہ: عمر کا منع کرنا اس بات کی وجہ ہے

رضا: تو پھر (حلال محمدؐ روز قیامت تک حلال ہے اور حرام محمدؐ روز قیامت تک حرام ہے(۱)) کا کیا مطلب یہ ایک ایسی بات ہے جس پر تمام علمائے اسلام بغیر کسی استثناء کے متفق ہیں۔

عبداللہ: (کچھ فکر کرنے کے بعد) صحیح کہہ رہے ہیں، لیکن پھر عمر بن خطاب نے اس کو حرام کیسے کر دیا اور انکے پاس اس کے لئے کیا سند تھی۔

رضا: یہ ان کا اپنا اجتہاد تھا اگر چہ ہر وہ اجتھاد جو نص کے مقابلہ میں کیا جائے قابل قبول نہیں ہے۔

عبداللہ: حتیٰ اگر وہ اجتہاد عمر بن خطاب کا ہو؟!

رضا: اگر اس سے بھی بزرگ کا ہو تب بھی اس پر توجہ نہیں کی جاسکتی آپ کی نظر میں خدا اور رسولؐ کا فرمان پیروی کرنے لائق ہے یا عمر بن خطاب کی بات؟

عبداللہ: کیا قرآن میں متعہ اور اس کے جائز ہونے کے سلسلہ میں کوئی آیت آئی ہے؟

رضا: ہاں خداوند عالم فرماتا ہے: **فما استمتعتم به منهن فأتوهن اجورهن فريضة** ۔ پس جو بھی ان عورتوں سے متع کرے ان کی اجرت انہیں بطور فریضہ دے دے..........(۲)

مرحوم علامہ امینی نے اہل سنت کی کتابوں سے بہت زیادہ مدرک اکٹھا کیا ہے کہ جن میں سب کے سب اس آیت کی شان نزول کو متعہ کے بارے میں مانتے ہیں اور اسی کو متعہ کے جائز ہونے کی سند قرار دیتے ہیں(۳)

عبداللہ: آج تک اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔

....

(۱) قال رسول اللہ ﷺ: ''حلال محمد حلال الى يوم القيامة وحرامه حرام الى يوم القيامة'' سنن ابن داؤد سجستانی ج۱ص۶. باب۲، حدیث۱۲، کافی ج۱ص۵، حدیث۱۹، وسائل الشیعہ، ج۱۸ص۱۲۴، باب۱۲، حدیث۴۷

۲۔سورہ نساء۲۴

۳۔الغدیر ج۶ص۲۲۹۔۲۳۶

رضا: کتاب الغدیر کا مطالعہ کرنے سے آپ دیکھیں گے کہ اس میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جو میں نے کہیں اور یہ کہ حلال خدا اور رسولؐ کو صرف عمر کے کہنے سے کیسے کنارہ کردیا جئے؟ آخر ہم کس کی امت ہیں رسول خداؐ کی یا عمر کی؟

عبداللہ: ہم تو رسولؐ کی امت ہیں، اور عمر کی فضیلت اس لئے ہے کہ وہ رسول کی امت میں سے ہیں۔

رضا: تو پھر وہ کیا چیز ہے جو تم کو رسول کو کہے پر چلنے سے روکتی ہے؟

عبداللہ: متعہ کے حرام ہونے پر مسلمانوں کا اتفاق مجھے ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

رضا: لیکن یہ مسئلہ مسلمانوں کا مورد اتفاق نہیں ہے۔

عبداللہ: کس طرح۔

رضا: جس طرح کہ تم نے ابھی کہا کہ شیعہ متعہ کو جائز سمجھتے ہیں اب جبکہ شیعوں کی اتنی بڑی جماعت اس کو جائز اور حلال سمجھتی ہے تو پھر یہ اتفاق نظر کیسے وجود میں آئیگا؟

اس بھی آگے بڑھ کر معصوم اماموں کہ جو رسول کے خاندان سے تھے کہ جن کی مثال پیغمبرؐ نے کشتی نوح سے دی تھی ''مثل اهل بیتی فیکم کمثل سفینة نوح'' 'میرے اہل بیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ کی طرح ہے(۱) اور یہ بھی فرمایا ''انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعتری اهل بیتی''۔ میں تمہارے دو گرانقدر چیزیں چھوڑیں جا رہا ہوں ایک کتاب خدا دوسرے میرے اہل بیت'' (۲)۔

یہ بزرگان (اہل بیت جن کی پیروی نجات کا راستے اور اللہ سے قربت حاصل کرنا ہے اور ان سے منھ پھیرنا اور دوسروں کی بات ماننا گمراہی ہے) متعہ کو جائز سمجھتے تھے اور اس کے منسوخ ہونے کو نہیں مانتے تھے شیعوں نے بھی اس مسئلہ میں ان کی پیروی کی ہے۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰، ص ۱۱۱، حدیث ۱۔

۲۔ مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۱۷، ۲۶، ۵۹، ج ۴، ص ۳۶۷

امیرالمؤمنینؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا ''**لو لا ان عمر نهى عن المتعة ما زنى الا شقى**۔ اگر عمر متعہ سے نہ روکتے تو بیشک شقی کے علاوہ کوئی اپنے دامن کو زنا سے آلودہ نہ کرتا (۱)

حضرت علیؑ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ عمر کے متعہ کو روکنے کی وجہ سے لوگ متعہ نہ کر سکے اور چونکہ ہر ایک دائمی بیوی کا خرچ نہیں اٹھا سکتا تو ناچار ہو کر وہ اپنے دامن کو زنا سے آلودہ کرتا۔

مسلمانوں کے رہبروں کا متعہ کو جائز ماننا اور یہ کہ بہت سے صحابی، تابعین اور مسلمانوں نے قرآن اور رسول کی اجازت سے استدلال کیا ہے اور عمر کے منع کرنے کو باطل مانا ہے تو پھر یہ کہنا کہاں جائز ہے کہ اس بات میں مسلمانوں پر اجماع ہے اور کس اتفاق نظر کی بات کہی جا رہی ہے یہاں پر میں ان لوگوں میں سے کچھ کا ذکر کرتا ہوں جنھوں نے متعہ کو جائز مانا ہے۔

(۱) عمر بن الحسین کہتے ہیں متعہ کی آیت قرآن میں آئی ہے اور دوسری آیت نے اس کو منسوخ نہیں کیا ہے۔ رسول خداؐ نے ہم کو اس کی اجازت دی اور ہم نے ان کے ساتھ حج تمتع کیا اور جس وقت انھوں نے وفات کی انھوں نے اس تمتع سے نہیں روکا لیکن اس شخص (عمر بن خطاب) نے رسول کی وفات کے بعد اپنی رائے سے جو چاہا کہا۔ (۲)

(۲) جابر بن عبداللہ اور ابو سعید خذری۔ یہ دونوں کہتے ہیں عمر کی خلافت کے درمیانی زمانہ تک ہم متعہ کرتے تھے، یہاں تک کہ عمر نے عمرو بن حریث کے معاملہ میں اس کو لوگوں کے لئے حرام کر دیا۔

(۳) ابن حزم نے ''المحلی'' میں اور زرقانی نے ''شرح الموطا'' میں عبداللہ بن مسعود کو ان

۱۔ محمد ابن مسلم امام باقر سے جابر ابن عبداللہ کے ذریعہ سے نقل کرتے ہیں: مسلمان رسول خداؐ کے ساتھ جنگ پر گئے اور آپ نے ان کے لئے (متعہ) حلال کیا اور اس کو حرام نہیں کیا حضرت علیؑ کہا کرتے تھے: اگر خطاب کے بیٹے (عمر) حکومت حاصل کرنے میں مجھ سے آگے نہ بڑھا ہوتا تو شقی کے علاوہ کوئی زنا نہ کرتا۔ (بحار الانوار ج ۱۰۰، ص ۳۱۴، باب ۱۰، حدیث ۱۵۔ تفسیر مجمع البیان ج ۵، ص ۹ صحیح سند کے ساتھ)

۲۔ تفسیر قرطبی ج ۲، ص ۳۸۵، حدیث ۱۰۲۶۔ روایت کے آگے اس طرح ہے ''آیۂ متعہ قرآن میں آئی ہے اور پیامبرؐ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے لیکن اس کو نسخ کرنے والی آیت نازل نہیں ہوئی اور رسول خداؐ نے بھی اپنی زندگی میں ہمیں اس سے نہیں منع کیا (آپ کے بعد) اس شخص نے جو چاہا کہا''

لوگوں میں شامل کیا ہے جو متعہ کو جائز مانتے تھے حافظان حدیث نے بھی ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم لوگ رسولؐ کے ساتھ ایک جنگ کے لئے گئے تھے اور ہم اپنی بیویوں کو اپنے ساتھ نہیں لائے تھے، ہم نے رسولؐ سے کہا: یا رسول خداؐ! کیا ہم لوگ اپنے آپ کو اختہ کرلیں؟۔(۱)

رسول نے ہم کو اس کام سے روکا اور اجازت دی کہ ایک معین مدت تک کے لئے نکاح (متعہ) کرلیں پھر آپ نے سورہ مائدہ کی یہ آیت تلاوت کی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ**

(۴) عبداللہ بن عمر۔احمد بن حنبل (حنبلیوں کے امام) اپنی سند کے ذریعہ عبداللہ بن نعیم اعرجی سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے کہا کہ عبداللہ بن عمر کے پاس تھا، ایک شخص نے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم رسولؐ کے زمانہ میں ہم زنا کار نہیں تھے۔۳۔(اپنی احتیاج کو متعہ کے ذریعہ برطرف کرلیتے)۔

(۵)۔ابوسعید خدری

(۶) سلمہ بن امیہ بن خلف ابن حزم نے ''المحلی'' میں اور زرقانی نے شرح الموٴطا میں نقل کیا ہے کہ مسلمہ بن امیہ متعہ کو جائز اور مباح جانتے تھے

(۷) معبد بن امیہ بن خلف، ابن حزم نے ان کو متعہ مباح جاننے والوں میں شمار کیا ہے۔

(۸) زبیر بن العلوام، راغب کہتا ہے عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن عباس کے متعہ کو جائز سمجھنے کی وجہ سے سرزنش کی ابن عباس نے اس سے کہا اپنی ماں سے پوچھو کہ کیسے.....؟ اس نے اپنی ماں سے جاکر سوال کیا اس کی ماں نے جواب دیا تم متعہ کے ذریعہ دنیا میں آئے ہو(۴) یہ داستان متعہ کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۱۔صحیح بخاری ج۵،ص۱۹۵۳۔صحیح مسلم، ج۳ص۱۹۲۔۱۹۲، سنن کبریٰ، ج۷،ص۲۰۰، الدر منثور ج۲،ص۳۰۷

۲۔سورہ مائدہ آیت ۸۷ ۳۔مسند احمد ج۲ص۹۵ ۴۔المحاضرات ج۲،ص۹۴

(۹) خالد بن مہاجر بن خالد مخزمی، وہ ایک شخص کے نزدیک بیٹھا تھا کہ ایک دوسرا آدمی آیا اور متعہ کے بارے میں سوال کیا خالد نے اس کے مباح ہونے کا جواب دیا۔

ابن ابی عُمرہ انصاری نے اس سے کہا: ذرا ہستہ (اتنی آسانی سے کیوں فتویٰ دے رہے ہو) خالد نے کہا خدا کی قسم اس کام کو میں نے پرہیزگاروں کے سردار کے زمانہ میں انجام دیا ہے۔(۱)

(۱۰) عمر بن حریث حافظ عبداللہ الرزاق نے اپنی کتاب ''مصنف'' میں ابن حرتح سے نقل کیا ہے کہ ابوالزبیر نے میرے لئے نقل کیا کہ جابر نے کہا کہ عمرو بن حریث کوفہ آیا، اور وہیں ایک کنیز سے متعہ کیا اس کنیز کو جب وہ حاملہ تھی عمر کے پاس لایا گیا، عمر نے اس ماجرہ کو عمرو بن حریث سے پوچھا اس نے بھی تائید کی اسی وجہ سے عمر نے متعہ کو روک دیا (۲)

(۱۱) ابن ابی کعب

(۱۲) ربیعہ بن امیہ

(۱۳) سمیر (سمرۃ) بن جندب

(۱۴) سعید بن جبیر

(۱۵) طاؤس یمانی

(۱۶) عطا ابو محمد مدنی

(۱۷) اسدی

(۱۸) مجاھد

(۱۹) زفر بن اوس مدنی، اور دوسرے بزرگ صحابہ، تابعین، اور بزرگ مسلمانوں نے عمر کے اس فتویٰ کو قرآن اور نص احادیث کے مقابلہ میں اجتہاد کہا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم ج ۳، ص ۱۹۸۔ ۱۹۷، سنن الکبریٰ، ج ۷، ص ۲۰۵

۲۔ فتح الباری، ج ۹ ص ۱۴۱

اے عبداللہ! کیا اب بھی تم متعہ کے حرام ہونے پر مسلمانوں کے اجماع کی بات کرو گے؟۔

عبداللہ: میں معافی چاہتا ہوں جو کچھ میں نے آپ سے کہا وہ سب میری سنی ہوئی باتیں تھیں اوران کے صحیح ہونے کے بارے میں کوئی مطالعہ وتحقیق نہیں تھی اب میں اس نتیجہ تک پہونچ ہوں کہ اسی طرح کے سائل میں تحقیق ومطالعہ کروں تا کہ حقائق کو بے جا تعصب مذہبی سے دور ہوکر حاصل کرسکوں اوران کی حقیقت کوسمجھ سکوں۔

رضا: تواب آپ مانتے ہیں کہ متعہ جائز ومباح ہے۔

عبداللہ:۔ جی ہاں، میرا خیال ہے کہ متعہ سے منع کرنے والوں نے صرف اپنی خواہشات پر عمل کیااورقرآن نے جوحکم (اس کے جائز ہونے کے لئے دیا ہےاوراس کوکسی دوسری آیت کے ذریعہ منسوخ نہیں کیا) اس کے خلاف حکم کیا جب کہ ہم احکام خدا کونہیں بدل سکتے۔ میں ابھی تک تعجب کررہا ہوں کہ کس طرح عمر نے یہ فتویٰ دیا اگر آپ یہ مہربانی کریں کہ مجھے کچھ کتابوں کے نام بتادیں جن میں بغیرکسی تعصب کے اس موضوع پر بحث کی گئی ہو۔

رضا: علامہ امینی کی ''الغدیر'' علامہ شرف الدین کی ''النص والاجتہاد'' اور ''الفصول المہمہ'' اور استاد توفیق الفکیکی کی ''المتعہ'' ایسی کتابیں ہیں جن کا آپ مطالعہ کرسکتے ہیں۔ان کتابوں کو دقت کے ساتھ پڑھو۔

عبداللہ: یقیناً ایسا ہی کروں گا اور خدا سے آپ کے لئے نیکی چاہوں گا۔

رضا: یہاں پر اہل سنت کے عمر کے فتوے کو ماننے کے بارے میں ایک اورسوال کرنا چاہوں گا۔

عبداللہ: وہ کیا؟

رضا: عمر نے متعہ زنان اور متعہ حج دونوں سے روکا تھا، پھر اہل سنت متعہ حج کو جائز کیوں

مانتے ہیں اور متعہ زنان کو حرام کہتے ہیں اگر عمر کا فتویٰ صحیح تھا تو پھر دونوں متعہ حرام ہیں اور اگر باطل تھا تو دونوں متعہ جائز ہیں۔

عبداللہ۔ کیا اہل سنت متعہ حج کو جائز مانتے ہیں۔

رضا۔ ہاں اگر آپ ان کے مدارک کی طرف رجوع کریں تو اس حقیقت کی طرف آگاہ ہو جائیں گے۔

عبداللہ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

سبحان ربک رب العزہ عمایصفون و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین (صافات آیت ۱۸۰۔۱۸۲)

صادق حسینی الشیرازی

کتاب شناسی

ہم یہاں پر کچھ کتابوں کا تعارف کرارہے ہیں:

المراجعات

یہ کتاب ان خطوط کا مجموعہ ہے جو امامت اہلبیت ؑ کے سلسلے میں سید عبدالحسین شرف الدین اور ''سلیم البشری، اہل سنت کے بڑے عالم اور جامعہ الازہر کے رئیس'' کے درمیان لکھے گئے تھے۔

اس بحث کے نتیجہ میں الازہر کے استاد (رئیس) نے مذہب تشیع کو حق مانا اور اعلان کیا کہ تشیع فروع اور اصول دین میں خاندان رسالت سے اماموں کی پیروی کرتے ہیں۔

حقیة الشیعه الاثنی عشریة (شیعہ دوازدہ امامی کی حقیقت)

یہ کتاب ڈاکٹر اسعد وحید قاسم (جو کہ غزہ (فلسطین) سے تعلق رکھتے ہیں) کی شیعہ مذہب کے بارے میں کی گئی تحقیق ہے اور یہی کتاب سبب بنی کہ ڈاکٹر امامت اہلبیت ؑ کو مان لیں اور مذہب تشیع کا انتخاب کریں۔

مؤلف نے اہلسنت کے مصادر سے کتاب لکھی ہے اور شیعوں کی حقانیت کو ثابت کیا ہے، ڈاکٹر اسعد کا ''المنبر'' مجلّہ کے ساتھ ایک انٹرویو ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:

۱۔ جب میں نے صحیح بخاری کی اسناد سے شیعوں کی حقانیت کو ثابت کیا تو وہابیوں نے میرے کفر کا فتویٰ دے دیا۔

رسول اسلام ﷺ کی رحلت کے بعد جو واقعات پیش آئے اس میں مذہب پنجم () کی راہ وروش صحیح ہے میں اور میرے ساتھی کہا کرتے تھے: شیعہ اسلام کے لئے یہود ونصارا سے بھی زیادہ خطرناک ہیں لیکن میں حقیقت

تک پہونچا۔

حدیث منزلت میں لفظ (بعدی) حضرتؑ کے وصی اور خلافت بلافصل کی تاکید ہے۔

مذہب تشیع میں: عقائد صاف وروشن اور منطقی تر، احکام سازگار اور اخلاقی ڈھانچا بہت بلند ہے۔

رکبت السفینة (جب میں کشتی نجات پر سوار ہوگیا)

یہ کتاب ایک اردنی محقق ''مروان خلیفات'' (فارغ التحصیل شریعت کالج اردن) (جس نے مذہب شیعہ کو اختیار کیا ہے) کی لکھی ہوئی ہے۔

شیعہ ہونے سے پہلے اس کی اپنے ساتھیوں سے گفت وگو و بحث ہوئی جس کی وجہ سے اس نے مذہب اہل بیت ؑ کے بارے میں تحقیق کرنا شروع کی۔

آخر میں مذہب شیعہ کی حقانیت اس پر واضح ہوگئی اور یہ کہ یہ مذہب اصل اسلام ہے۔

مؤلف نے وہابیت کی رد ''ردّ وہابیت'' اور اہل تسنن کے مدارس دینی کے نساب پر بھی انگلی اٹھائی ہے اس کا ماننا ہے کہ سنی مدارس ابھی اس بات کے محتاج ہی کہ اپنے مکتب کی درستی اور اس کے اصل اسلام سے نزدیک ہونے کو ثابت کریں۔

الخدعه .(رحلتی من السنّةالی الشیعة) ''تسنن سے تشیع کی طرف میرا سفر''

اس کتاب کا مؤلف ایک مصری صحافی ''صالح الوردانی'' ہے، اس نے اس کتاب میں ان سختیوں کا ذکر کیا ہے ہے جو مذہب اہلبیت ؑ کو اختیار کرنے کے سلسلے میں پیش آئیں۔

اس نے اپنی دلیلوں سے یہ ثابت کردیا ہے کہ مذہب اہلبیت ؑ وہی اسلام ہے جو خدا نے خلق کے لئے بھیجا ہے۔

اس زمینہ میں اس کی دوسری کتابیں بھی ہیں کہ جن میں تاریخ، عقائد و مذاہب اسلامی پر الگ گفتگو ہوئی ہے۔

رسالۃ المنبر (مجلّہ المنبر شمارہ ۲۲، ذی الحجہ سال ۱۴۲۲ھ) نے اس مؤلف سے ایک ملاقات کی اور انٹرویو لیا

جس کے چند چیزیں مہم ذیل میں ذکر کر رہے ہیں:

۔اہل تسنن کوایک تحریک کی ضرورت ہے جس سے وہ صحابہ کے سلسلے کے توہم سے نجات حاصل کرسکیں۔

۔سنی فکر امت کے لئے عدالت، صلح اور امنیت بخشنے میں ناکام ہے۔

۔سنی فکر میں تحقیق اور تفکر کے ذریعہ میں مذہب اہلبیت ٪ تک پہنچانہ کہ شیعہ فکر سے۔

۔وہ جوان جو شیعہ ہوگئے ہیں ان کو گھر والوں نے باہر کردیا ہے اور وہ ایک روٹی کی تلاش میں ہیں تا کہ اپنی بھوک مٹا سکیں۔

۔تشیع نے تفکر اور دوسرے فکر کے ابزار کو محترم مانا ہے وہ باب اجتہاد کھلا رکھا، حکومتوں کے ساتھ سازش نہیں کرتا جبکہ تسنن اس کے بالکل برعکس عمل کرتا ہے۔

۔سقافت تشیع ترقی یافتہ ذہن، فکر کی آزادی اور رفتار کی برتری کی وجہ سے اہل تسنن پر برتری رکھتا ہے۔

لماذا اخترت مذهب اهل البيت ٪؟ (میں نے مذہب اہل بیت ٪ کیوں اختیار کیا؟)

شیخ محمد مرعی انطاکی (شام کے قاضی القضات) اس کتاب کے مؤلف ہیں۔

یہ شام (سوریا) کے سب سے مڑے سنی عالم دین اور مذہب شافعی کے ماننے والے تھے اور انھوں نے مذہب اہلبیت ٪ کو اختیار کیا۔

مطالعہ اور تحقیق کے بعد وہ شیعہ ہوئے کیوں کہ وہ اسی نتیجہ پر پہونچے کہ اہلبیت ٪ اسلام حقیقی کے پہچنوانے والے ہیں اور احکام اسلام کے صحیح مفسر ہیں۔

الحقيقة الضائعة (کھوئی ہوئی حقیقت)

شیخ معتصم سید احمد، ایک بزرگ عالم دین، اس کتاب کے مؤلف ہیں۔

تحقیقات اور مطالعات کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچے کہ تنہا مکتب اہلبیت ٪ کا عقیدہ حق ہے۔

ان کا ماننا ہے کہ مذہب تشیع اختیار کرنے سے پہلے وہ سرگردان اور گم ہو کر غلط راستے پر چل رہے تھے اور اب جب کہ مذہب اہلبیت ٪ اختیار کرلیا ہے اور اس پر عقیدہ رکھتے ہیں تو دراصل ساحل امن پر پہنچ گئے ہیں۔

شبھائے پیشاور (پیشاور کی راتیں peshawar`sNights)

پیشاور (جو پاکستان کا ایک شہر ہے) میں چار سنی علماء اور ایک شیعہ عالم دین سید محمد موسوی شیرازی (سلطان الواعظین) کے درمیان بحث ومناظرہ کے کئی جلسے ہوئے اخباروں نے ان بحثوں کو چھاپا جس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ شیعہ ہوئے۔

اس مناظرہ کی تمام تفصیل سلطان الواعظین کی ایک اور کتاب (فرقۂ ناجیہ) نام کی ہے جس میں ان کے اور چند سنی طلبہ کے بیچ مناظرہ اور ان سنی طلبہ کے شیعہ ہونے کو جمع کیا ہے۔

المواجهة مع رسول اللهؐ وآله (پیامبرؐ اوران کی خاندان سے مقابلہ)

خط اہلبیت اور بنی امیہ کے درمیان موجود فاصلہ اور فرق جو حکومت حاصل کرنے کے لئے تھا اس کتاب کا موضوع ہے جو کہ ایک اردنی وکیل احمد حسین یعقوب نے لکھی ہے اور یہی چیز اس کے شیعہ ہونے کا سبب بھی بنی۔

تشیع اور تسنن کے موضوع پر ان کی کئی دوسری کتابیں بھی ہیں۔

''المنبر'' جریدہ کو دئے گئے ایک انٹرویو میں اپنے شیعہ ہونے کی داستان سنائی ہے (شمارہ ١٠، ذی الحجہ ١٤٢١ھ)

کون عاقل اور متفکر ہے جو آل محمد ٪ کو چھوڑ کر دوسروں کی پیروی کرے؟

میں نے اپنے خدا سے عہد کیا ہے کہ زندگی کی آخری سانس تک اہلبیت کی حقانیت کا دفاع کروں گا۔

کیا مسلمان یقین کریں گے کہ پیغمبرؐ نے بتوں کے لئے قربانی کی اور اس قربانی کا گوشت کھایا؟ یہ بات بخاری نے اپنی (صحیح) میں لکھی ہے۔

میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شیعہ ہوا وہوس سے دور خدا کے حکم سے اور احکام شرعی کے اساس پر اہل بیت ؑ کی پیروی کرتے ہیں۔

لقد شیعنی الحسین -(امام حسین -نے مجھے شیعہ کردیا)

یہ کتاب مغرب کے ایک صحافی ادریس الحسینی نے لکھی ہے جس میں مذہب اہلبیت ؑ کو بحث کا موضوع بنا کر اس کی حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے اپنی شیعیت کا اعلان کیا ہے اور اس خاندان کے دشمنوں کی بدکاریوں کو بڑی جرأت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(المنبر) کو دیئے گئے انٹرویو میں قابل توجہ نکات کی طرف اشارہ کیا ہے (شمارہ ۳، جمادی الاول ۱۴۲۱ھ)

مجھے آزادی بیان دیجئے، پوری دنیا کے لوگوں کو شیعہ کردوں گا۔

تشیع روح کی معراج اور مستقبل کی طرف توجہ دلانے والی ہے۔

جی ہاں! امام حسین -نے مجھے شیعہ کیا! لیکن میں اب بھی سنی ہوں اس فرق کے ساتھ کہ اب میں اصل سنت رسولؐ کی پیروی کرنے والا ہوں۔

السلفية بين اهل السنة والاماميه

محمد الکثیری، جو ایک مغربی محقق ہے جس نے مذہب اہلبیت ؑ کو اختیار کیا، اس نے سلفی (وہابیوں) کی پیدائش اور اسلام کو پہنچنے والے نقصانات کو اس کتاب میں بیان کیا ہے۔

وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ سلفی (وہابیت) شیعہ سے پہلے سنیوں کی نظر میں باطل ہے۔

فلسطینی لیڈر محمد شحادہ سے انٹرویو

محمد شحادہ فلسطین جہاد کے ایک لیڈر، نے مذہب اہلبیت ؑ کو سب سے برتر مان کر اپنایا (اختیار کیا) اور تمام نفرتوں اور کینوں کے باوجود، ذریعۂ ابلاغ کو انٹرویو دیئے اور اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کیا اور من جملہ سعودی عرب کے جریدہ (المجلّہ) میں بھی یہ اعلان کیا۔

''المنبر'' نے بھی آپ سے ایک انٹرویو لیا اس انٹرویو کے درمیان محمد شحاد نے ایک نکتہ بیان کیا جو ہم ذیل میں ذکر کر رہے ہیں:

۔ میں اس لئے شیعہ ہوا کیوں کہ علی -کو مظلوم پایا۔

۔ تشیع سے آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے اتنی مدت سنی رہا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں (پھر میں ہدایت پا گیا) کہنے والا آخری فرد نہ ہوں۔

فلسطین میں تشیع کے فروغ کے لئے ہم کوشش کریں گے اور خدا سے اس کام میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔

اپنے مولا امام زمانہ (عج) کی خدمت میں فریاد کرتا ہوں کہ اے مہدی! ہماری مدد کو آئیں کہ وقت آ گیا ہے۔

دفاع من وحی الشریعة ضمن السنة والشیعة (شریعت کا دفاع اہل تسنن اور اہل تشیع کی نظر میں)

یہ کتاب ایک سنی دانشمند شیخ حسین الرجاء کی کاوش ہے جو سوریا سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس میں مؤلف نے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے وہ شیعہ ہوئے۔

وہ شہر ''حطلہ'' کے ریش سفید اور سنی قوم کے سربراہ تھے لہذا لوگوں نے بھی آپ کی پیروی کی اور شہر حطلہ کے کافی لوگ شیعہ ہو گئے اور کشتی نجات پر سوار ہو گئے۔

''المنبر'' نے آپ سے ایک انٹرویو کیا اور اس میں ان کے شیعہ ہونے کی داستان کو بیان کیا، ہم ذیل میں چند نکات ذکر کر رہے ہیں:

۔ چار سال کے مطالعہ اور تحقیق کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حق خاندان رسالت کے پاس ہے۔

۔ ہمارے قریہ کا ایک شخص شیعہ ہو گیا میں اپنے خیال میں اس کی ہدایت کرنے گیا تا کہ وہ اپنے سابق (پہلے) مذہب کی طرف لوٹ آئے لیکن اس نے مجھے حقیق ہدایت کر دی۔

۔ جب مذہب شیعہ کی حقانیت مجھ پر آشکار ہو گئی تو میں نے طے کیا کہ چاہے جان چلی جائے لیکن شیعیت کو

اختیار کروں گا۔

۔شیعہ ہونے کے بعد اہل سنت کے ایک بزرگ سے مناظرہ کیا وہ جب مجھے قانع نہ کر سکا تو غصہ کے عالم میں اس نے اپنا عمامہ اتارا اور پھاڑ کر پھینک دیا۔

۔تشیع ہمیشہ مظلوم رہی اور شیعہ تاریخ کے مظلوم افراد ہیں۔

شیخ شحاۃ (مصر کے ایک عالم دین) سے انٹرویو

شیخ حسن شحاۃ ''الازھر یونیورسٹی'' کے ایک دانشمند نے مذہب تشیع اختیار کر لیا اس کی وجہ سے مصر کے سنی علماء خصوصاً قاھرہ کے علماء میں تنش پیدا ہوئی، اخبارات نے اس پر بہت لکھا اور لوگوں کو ان کے خلاف ورغلایا، آخر میں حکومت نے صحابہ کی توہین کے الزام میں ان کو جیل میں ڈال دیا کیوں کہ شیخ حسن شحاۃ نے جمعہ کے خطبہ میں ان حقائق کی طرف اشارہ کیا جوان پر روشن ہو گئے تھے۔

(رسالہ المنبر شمارہ ۱۱، محرم ۱۴۲۲ھ) نے ان سے ایک انٹرویو لیا، ہم اس میں سے چند نکات یہاں ذکر کر رہے ہیں:

۔امیر المومنین حضرت علی - سے محبت کا اعلان میری تمام دارائی کے عوض میں تمام ہوا لیکن میرے پاس ان حضرت کو دینے کے لئے یہی چیز تھی۔

۔مصر میں عاشور کے دن عید کی خوشی منائی جاتی ہے میرے تمام وجود نے فریاد کی کس طرح فرزند رسولؐ کی شہادت پر تم لوگ تالی بجا رہے ہو اور خوش ہو رہے ہو

۔یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ معاویہ ایک سرکش گروہ کا سردار تھا اس حال میں کوئی اس کو (معاویہ کو) سرور، سردار، آقا اور جس سے خدا راضی ہو کیسے کہہ سکتا ہے؟